

۱۸۰/ اکابر علماء و مشائخ کی تصدیقات کے ساتھ

الاقوال القاطعه فی رد مؤید الوهابیة

# شرعی فیصلہ

بابت تبدیلی مذہب مولوی خلیل احمد خان بجنوری ثمید ایونی

﴿ از ﴾

شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ

و

ساج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری دامر ظلہ علیہا

﴿ مرقبہ ﴾

مترجم و صداقت حضرت مولانا محمد عظیم خان قادری برکاتی بدایونی

مقیم مدرسہ قاسمیہ برکاتیہ محلہ ناگراں بدایوں

کریما

۷۸۶  
۹۲

کی محکمہ و فالتونے تو ہم تری ہیں  
یہ جہاں چہ یہ ہے کیا لوح و قلم تری ہیں

سنگ برکات

عبد الصبور رضا برکاتی

مقامی فیض کریم



ارکین

بزم فاسمی برکاتی مسجد جعفری عقب گھنٹہ گھر دیوں یوپی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 قد تبين الرشيد من الغنى !  
 تحقیق ہدایت و گمراہی خوب واضح ہو گئی۔

مولوی خلیل احمد خاں بجنوری ثم بدایونی کے تبدیل مذہب سے  
 ایک اسی حضرت علامہ کرام مشائخ عظام  
 و مفتیان ذوی الاحترام

شرعی فیصلہ

الاقوال القاطعة فی رد الموبدین

مترتب

حضرت مظہر حق و صداقت مولوی محمد مظہر حسن قادری برکاتی بدایونی  
 اہتمام مدد سے قاسمیہ برکاتیہ محلہ کلاں بدایوں

مشیر۔ مولوی آفتاب احمد خان صاحب محلہ سوگھہ بدایوں لاہور  
 المشیرین

ارکین بزم قاسمی برکاتی بدایوں بزم رضا مصطفیٰ و بزم رضا شیخ پور بدایوں

لسگ بیکارت

عبد الصبور رضا بیکارت

۴۸۶  
۹۲

## انتساب

ہم اپنی اس کوشش کاوش کو

اُن تمام فرزند ان توحید اور مردان حق  
کے نام جن کے دل عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم و  
محبت اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہیں ڈوبے  
رہتے ہیں اور ہمہ وقت قبول حق کے لئے تیار  
رہتے ہیں۔ منسوب کرتے ہیں۔

خدا مہرم قاسمی برکاتی بدایوں شریف

اراکین کبٹی مسجد جعفری عقب گھنٹہ گھر بدایوں

۳  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نگاہ اولیں

برادران مسلمانین :- ہم احباب اہلسنت آپکو مولوی خلیل احمد خا  
بجوری کا نام بدالونی کے تبدیل مذہب سے سلسلہ میں کچھ اشارات بتا کر صرف یہ  
واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے کتنی مدت صبر سکون سے کام لیا کہ ان کو مہلت دی اور  
مجھے موقع دیا اور ہر اس طریقہ کو اختیار کیا جو مولوی مذکور کے لئے ضروری تھا جب یہ  
خوب سمجھ لیا کہ مولوی مذکور کی طریقے سے وہ راست پر نہیں آ رہے ہیں اور وہ  
دلائل کا سدھ و فاسدہ سے لوگوں کے ایمان خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں ہدایت دہری  
اور ضد پر قائم ہیں ضروری سمجھا کہ مولوی مذکور کی حقیقت کو بے نقاب کر کے اہل  
کون کے مکرو فریب و گمراہی سے بچایا جائے اور عامۃ المسلمین بھی خوب اچھی طرح  
سمجھ لیں کہ ہم احباب بدایوں نے مولوی مذکور کو افہام و تفہیم کے کشفہ مواقع فراہم کئے  
ہیں اور ان تمام حجت کے ہر دروازے کو پورا کر دیا ہے۔ اور عامۃ المسلمین کو یہ کہنے کا  
بھی موقع نہ ملے کہ مولوی خلیل احمد خا کے ساتھ جلد کا کسی ایسا ابتداء مختصر و  
گوشے آپ کو سمجھنے کیلئے حاضر ہیں۔

مولوی خلیل احمد خا بجوری کے لڑکے جو انہوں نے مدرسہ امینیۃ دہلی دارالندوہ  
لکھنؤ میں داخلہ لیا جب انکی ہوا لگی تو چند سال کے عرصہ میں اعمال کی تبدیلی  
شروع ہو کر عقائد کی تبدیلی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ احباب اہلسنت بدایوں  
پر سمجھنے رہے کہ یہ بد اعمالی آج کے ماحول کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے مگر ہمارا برحق  
بریکار ثابت ہوا ہاں تو حقیقت ہی کچھ اور تھی اب کیا تھا اب یک ہیجان پیدا ہوتا ہے  
احباب بدایوں نے فرداً فرداً مولوی مذکور سے بات کرنا شروع کر دی مولوی مذکور

ہر ایک کو مطمئن کر دیتے کسی سے کچھ کہتے تھے اور کسی سے کچھ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ احباب میں  
 انتشار و انفرافری کی فضا پیدا ہو گئی جس نے ایک دوسرے سے ایک دوسرے کو الگ  
 کر کے رکھ دیا مگر ان حضرات پر اس انتشار کا کوئی اثر نہ تھا ایک دن ایسا اتفاق  
 ہوا سہسوان میں مولوی خلیل احمد بخوری سے مولوی مظفر علی صاحب سہسوانی  
 سے گفتگو ہو جاتی ہے جس سے یہ صاف ظاہر تھا مولوی خلیل احمد بخوری دیوبند  
 کے حامی و مددگار ہیں بلکہ ہر عقیدے دیوبند سے متفق ہیں مولوی مظفر علی صاحب  
 سہسوانی نے گفتگو کے بعد پہلوؤں کو قلم بند کر لیا اور چند گفتگو کو سننے والے حضرات  
 کے دستخط لکھنے کے لئے بعدہ احباب بدایوں کو نبایا کہ آپ لوگ آپس میں کیوں انتشار  
 کر رہے ہیں مولوی خلیل احمد بخوری قطعی دیوبندی ہو چکے ہیں۔ اپنی گفتگو کو قلم  
 بند کر کے حضرات علماء کرام کے پاس میرٹھ۔ سنبھل۔ سرا۔ آباد۔ مبارک پور برائوں  
 دیوبند بھیج رہا ہوں۔ حضرات علماء کرام کے پاس سے جواب آجائے ہیں مولوی مظفر علی  
 سہسوانی جو اب ان کو لیکر مولوی خلیل احمد خاں بخوری کے مکان پر پہنچتے ہیں۔  
 ان کو بتاتے ہیں کہ آپ کی اور چھاری قلم بند گفتگو پر جو جوابات آئے ہیں ان کو ملاحظہ  
 فرمائیں جس کو دیکھ کر غصے میں بھر جاتے ہیں اپنی پرانی روش کے مطابق فرماتے  
 ہیں کہ یہ علماء جاہل ہیں ان معنیوں کو آنا جاتا کیا ہے میرے سامنے لاؤ تو معلوم  
 ہوتی کیسے لکھا جاتا ہے مولوی مظفر علی صاحب نے فرمایا کہ علماء تو سامنے آ ہی  
 جائینگے میں تو اس وقت آپ کو حکم بتانے آیا ہوں کہ آپ پر دیوبندی ہونے کا حکم  
 ہے جس سے آپ تو بہر جوع کریں مولوی خلیل احمد بخوری کے حکم شرعیانہ سامنے پر  
 مولوی مظفر علی سہسوانی واپس چلے آتے ہیں اور یہ سارا ماجرا احباب اہلسنت  
 بدایوں کو بتاتے ہیں اس کے بعد یہ مشورہ ہوتا ہے کہ حضرات علماء کرام کو حالات  
 سے آگہ رکھا جائے اور مولوی خلیل احمد بخوری سے چند تحریری سوالات کئے جائیں

انہوں نے مولوی مظہر حسن صاحب قادری نیز اصحاب اہلسنت بدایوں کے شور سے

ایک سو تریسٹین سوالات قائم کر کے اصحاب بدایوں کے دستخطوں کے ساتھ مولوی

خلیل احمد بخوری کو رجسٹری بھیج دیئے ہیں۔ جب ایک سال کا عرصہ گزر گیا اور کوئی

جواب نہ آنے پر مجبوراً مولوی مظفر علی <sup>مختار</sup> شہسواری نے قلم بند تحریر سہسوانی پر جو پختاؤ

منگوائے تھے ان سے چند کو اسلام و سنیت و حفاظت ایمانی کی خاطر بنام

**اظہار حق** چھاپ دیا گیا۔ اس کتاب میں اس عقیدے دیوبند کو چھاپا گیا

کہ خدا محبوب علی بول سکتا ہے یا بول چکا اور مولوی خلیل احمد اب ای عقیدے کے حامی

اور مددگار ہیں اس کو چھاپنے کا بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا علماء کو باخبر رکھنے کا چونکہ

عمل جاری تھا اب یہ اشد ضروری سمجھا کہ حضرت بابرکت والادرجت عظیم المرتب

مولانا مولوی صاحب قاری سید شاہ حسن میاں قبیلہ برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتی

ماہرہ مطہرہ <sup>مفصل</sup> ضلع ایسہ کو مولوی خلیل احمد خاں کے یہی واقعات سے آگاہ کیا جائے

اصحاب بدایوں نے حضرت کو آگاہ کیا حضرت حسن میاں صاحب قبیلہ نے بدایوں تشریح

لا انہم ظنوا فرمایا حضرت نے کمال شفقت و مہربانی و جذبہ ایثار و ہمدردی فرماتے ہوئے

ایک ماہ میں دو بار بدایوں تشریح لاکر مولوی خلیل احمد خاں سے بات چیت کی۔

حضرت نے خوب اچھی طرح سمجھ لیا کہ جو خبریں مجھ تک پہنچی تھیں وہ بالکل سچ ہیں مولوی

خلیل احمد واقعی بدل چکے ہیں حضرت حسن میاں صاحب قبیلہ نے مذہبی ذمہ داری

کے پیش نظر ضروری سمجھا کہ دیگر علماء کو کرام سے بھی بات چیت کرائی جائے حضرت

حسن میاں قبیلہ نے مولوی خلیل احمد سے کہا کہ آپ دیگر علماء سے بھی بات چیت کرائیں

پسند کریں گے مولوی خلیل احمد دیگر علماء سے بات کرنے کو راضی ہو گئے حضرت حسن میاں

قبیلہ ماہرہ مطہرہ واپس تشریح لے گئے ٹھوڑے ہی عرصے بعد حضرت حسن میاں صاحب

قبیلہ نے عرض کیا کہ میں سے قبل ایک خط لکھا کہ آپ ساہرہ تشریح لے آئیں تاکہ بات

چہیت ہو جائے مگر مولوی خلیل احمد نے بات حدیث کو ٹال مشکل کر کے التوا میں  
 ڈال ڈیا اور آج تک ماہ ہرہ مظرہ نہیں پہنچے جبکہ حضرت حسن سیال <sup>سیال</sup> قبلہ فاضلی  
 مکمل فراخ دلی کے ساتھ مولوی خلیل احمد کی اصلاح کیلئے ہر دروازے کو کھول  
 دیا تھا مگر ان حضرت پر کوئی اثر نہ تھا حضرت حسن سیال صاحب قبلہ نے اتمام  
 حجت کا تمام تر بند برس بروئے کار لا کر ان کو ہر موقعہ دیا گیا مگر افسوس مولوی خلیل  
 احمد اپنی ضد اور سہٹ و عجزی اور گراہی جیسے ہی رہے اسی دوران فاضلی شمس الدین صاحب  
 جو پوری تک مولوی خلیل احمد کی خبر میں پہنچیں ہیں فاضلی شمس الدین صاحب جو پوری  
 ۶ صفر ۱۹۰۰ھ مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء بروز شنبہ بدایوں آکر مولوی خلیل احمد سے  
 سجدہ جعفری میں بعد نماز ظہر قریب سو بجے گفتگو کرتے ہیں اس گفتگو میں اتفاقاً آنے  
 والے حضرت علامہ <sup>منظر</sup> سی حال صاحب ناگ پوری و حضرت علامہ رضوان الرحمن صاحب  
 مفتی اندور بھی بغرض سماعت گفتگو موجود تھے یہ دونوں حضرات عرس رضوی

بریلی شریف کے بعد بغرض فاتحہ سزارات اولیاء الیوں میں حاضر ہوئے تھے۔  
 کافی دیر تک فاضلی شمس الدین صاحب جو پوری اور مولوی خلیل احمد سے گفتگو ہوتی  
 رہی گفتگو چونکہ آخری تھی صرف افہام و تفہیم کے لئے تھی اس لئے آگے نہ بڑھایا گیا  
 مگر کچھ بھی نتیجہ خیر ہو سکتا ہے پوچھنے والی تھی مولوی خلیل احمد کے چھوٹے لڑکے احمد  
 سیال نے اپنے باپ کی ناکامی دیکھتے ہوئے شرکاء گفتگو کی خلاف ورزی کر کے ملا  
 شروع کر دی اور گفتگو کو آمادہ نفاذ تک پہنچا دیا فاضلی شمس الدین صاحب نے  
 کمال احتیاط و انشوری کے ساتھ موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اور آئندہ گفتگو  
 کا موقع دینے کی وجہ سے گفتگو کو ختم کر دیا مسجد جعفری کی یہ گفتگو ٹیپ کر لی گئی ہے۔  
 فاضلی شمس الدین صاحب اور اتفاقاً آنے والے دونوں علماء کرام افتخار الدین صاحب  
 برکان پر آجائے ہیں اور مولوی خلیل احمد خاں صاحب مع اپنے ہم نوا مولوی خلیل  
 حسن صاحب امام جامع مسجد قیسی بدایوں کے ساتھ کہیں چلے جاتے ہیں۔



کیونکہ مولوی محمد انبال حسن صاحب اسام جامع مسجد مولوی خلیل احمد صاحب  
 کی ہمنوائی میں سید جعفری میں موجود نئے القافیہ آنے والے علماء کرام مٹے جاتے ہیں اور  
 دوسرے روز ۲۲ صفر ۱۲۸۷ھ کی صبح کو ایک تحریر گفتگو کو مکمل کرنے کی غرض سے مولوی  
 خلیل احمد خاں کے پاس پہنچے ہیں جس کو مولوی خلیل احمد خاں منظور کر لیتے ہیں اس تحریر کی  
 منظوری کے بعد قاضی شمس الدین صاحب نیز القافیہ آنے والے علماء کرام مولوی خلیل  
 احمد کے تبدیل مذہب کی تصدیق کر کے اپنے اپنے وطن واپس ہو جاتے ہیں مفتی غلام  
 محمد خاں صاحب ناگپوری ۲۲ صفر ۱۲۸۷ھ مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۸۸ء کی تحریر منظوری  
 کے تحت ایک ماہ کے اندر ہی متعدد سوالات پر <sup>مشتمل</sup> ایک رحبطری مولوی خلیل احمد  
 خاں کے نام بدایوں بھیجے ہیں کہ آپ ان سوالات کے جوابات بہت جلد میں مگر مولوی  
 خلیل احمد خاں نے کوئی جواب نہیں دیا مفتی غلام محمد خاں صاحب تحریر کی طو پر  
 تقاضے پر تقاضہ کر رہے ہیں مگر یہاں تو ہائے انا درست ہے کہ ہر تقاضے سوالات  
 کو مضموم کیا جا تا رہا پھر مجبوراً مفتی ناگپور نے اپنے سوالات ماہنامہ المیزان میں  
 بمبئی میں چھاپ دینے ہیں احباب بدایوں رسالہ المیزان کو مولوی خلیل احمد کے  
 پاس پہنچا دینے ہیں مگر اس کے باوجود بھی جواب ندر طریق ایک سال کا عرصہ گزر  
 جاتا ہے مفتی ناگپور اسی سال تحریر کی بات چیت کے دوران زبانی گفتگو کو بھی منظور  
 کر اچکے ہیں جس میں مولوی خلیل احمد نے ۲۲ صفر ۱۲۸۷ھ منظور کر لی ہے اب پھر عرس  
 قاسمی آجاتا ہے مولوی خلیل احمد کے بڑے لڑکے عتیق احمد عرس قاسمی میں ماہ ربرہ  
 سطرہ پہنچتے ہیں اور ۱۵ صفحات پر مبنی ایک تحریر حضرت حسن مہدی صاحب قبلہ کو  
 دیتے ہیں وہاں موجود علماء کرام مشائخ عظام اس تحریر کو پڑھتے ہیں انتہائی دکھ اور  
 افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ تو دیوبندیوں کے حامی تھے ہیں بلکہ ان سے دو  
 قدم آگے نظر آتے ہیں عرس قاسمی کی مبارک تقریبات کا دوسرا دن ۲۲ صفر ۱۲۸۷ھ ہے

کیا دیکھتے ہیں کہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپور کا حضرت مولانا حبیب اشرف صاحب  
 اعظمی اور مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ناگپور سے تشریف لے آتے ہیں جب عتیق احمد نے  
 مفتی ناگپور کو دیکھا تو گھبرائے ہوئے انداز میں معلوم کیا کہ آپ اتنے لیٹ عرس میں  
 کیسے آئے مفتی ناگپور نے جواب دیا کہ میں بزرگانِ ماہِ ۲۰ صفر کی قدم پوسی منیر  
 حضرت حسن میاں صاحب سے تہوار خیال کرنے کیلئے آیا ہوں تاکہ ۲۶ صفر تک  
 کو ہونے والی بات چیت میں حضرت حسن میاں صاحب قبلہ بھی موجود ہوں جس پر  
 عتیق احمد سراپا ہوا کہ بوسے کہ ابا تو اس تاریخ میں بخیر ہوئے مفتی ناگپور نے جواب  
 دیا کہ ۲۶ صفر انکی تحریری طے شدہ تاریخ ہے اور اگر ایسا ہے تو ہم کل ہی ان کو پکڑے  
 لیتے ہیں یہ سن کر عتیق احمد فوراً ہدایوں چل دیتے ہیں اور آبا کو علماء کرام کے ارادوں  
 سے آگاہ کر دیتے ہیں اور صفر ۱۲ کو مفتی ناگپور مع اپنے ساتھی علماء کرام منیر حضرت  
 علامہ مفتی شریف الحق صاحب و حضرت مفتی عبدالمنان صاحب مبارکپوری کو ساتھ  
 لیکر ہدایوں تشریف لے آتے ہیں فوراً ایک تحریک لکھنؤ مولوی غلیل احمد خاں کے پاس  
 بھیجتے ہیں مولوی غلیل احمد نے جواباً لکھ کر بھیج دیا کہ میں ۲۶ صفر ۱۲ مطابق  
 ۱۹۸۱ء کو بخیر نشاوری میں جا رہا ہوں یہ وہی جواب تھا جو ان کے رط کے  
 عتیق احمد پر ۲۰ صفر ۱۲ میں دے کر آئے تھے۔ ہمارے متعدد علماء کرام نے ان سے پھر کہا  
 ۲۶ صفر آپ اپنی طے شدہ تاریخ پر عمل پیش کر کے باہر جا رہے ہیں تو آج ۲۶ صفر ہے  
 اور آپ موجود ہیں ابھی بات کر لیں مگر وہ کئی بات بر راضی نہیں ہوئے اور حلیہ بہانہ کر  
 رہے آپ خود ہی فیصلہ کرتے جائیں کہ یہ حضرت کس قدر نسیب و فریب سے کام لیتے چلے  
 جا رہے ہیں ان کے ایک فریب کی مثال یہ بھی ہے کہ پچھلے دنوں ۲۶ صفر ۱۲ ریح الاول ۱۲۹۹ء  
 کو حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمن صاحب قبلہ صدر آل انڈیا تبلیغ حسین  
 دامت فیوضہم العالیہ اور حضرت مولانا مولوی مفتی اختر رضا خاں صاحب قادری برکاتی  
 رضوی بریلوی کو کالج میں بات چیت کر کے ایک ایک تحریک حسام الحرمین کے بارے میں دے

چکے ہیں مگر اس سے بھی بھر کر گئے آدمی برس مطلب مولوی خلیل احمد رگڑہر گڑہر عرس قاسمی سے  
 آنے والے علماء کرام سے بات چیت کرنے کو تیار نہ ہوئے اور پھر دوسری تاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۹۱  
 ریح الاکثر ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۷۱ء جمعہ و ہفتہ دونوں فریقین میں طے پا گیا  
 حضرت علماء کرام و اہلسنہ ہو جاتے ہیں اور پراعلان کر دیا جاتا ہے کہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۱ء  
 آخری اور فیصلہ کن تاریخ ہوگی اب ان کے کسی بہانے کو نہیں سنا جائیگا اگر بات  
 کرتے ہیں تو ٹھیک اور نہیں کرتے ہیں تو ۱۵ صفحہ کی وہ تحریر جو انہوں نے حضرت حسن  
 میاں کو دی ہے۔ فیصلہ کرنے کے لئے کافی ہے ۲۹ مارچ ابھی نہیں آئی تھی کہ مولوی  
 خلیل احمد نے بنام ضروری اعلان ایک اشتہار چھاپ کر عامۃ المسلمین کو دعوت دے  
 دیا ہے۔ جبکہ یہ طے پایا تھا کہ گفتگو صرف حضرات علماء کرام کے درمیان ہوگی ضروری اعلان  
 اشتہار جس کا جواب مولانا آفتاب احمد خاں صاحب نے بنام انکشاف حقیقت دے دیا تھا  
 ضروری اعلان حقیقتاً فرار کا ایک راستہ تھا مگر اس نے ان کو ابھی طرح جکڑنے کا کھڑا یا ہے  
 کہ اب انشاء اللہ کہہ کر بھی بچ کر نہیں جاسکتے ہر ۲۹ مارچ ۱۹۹۱ء کی مقرر تاریخ آجانی  
 ہے اور حضرات مشائخ عظام و ممتاز علماء کرام کا نورانی قافلہ یکے بعد دیگرے ہمارے  
 سے آنا شروع ہو جاتا ہے اور شرانگہ نامہ مناظرہ کی تحریری کارروائی شروع ہو جاتی ہے  
 مگر مولوی خلیل احمد اپنی فریبی چالوں کو پھر استعمال کرتے ہوئے اپنے موضوع کفالت  
 جو ان کا ہر سوں سے مقرر کیا ہوا ہے۔ اور ضروری اعلان میں گھسپا دیا ہے منکر ہو جاتا  
 ہیں تحریری طور پر لکھ کر دے دیا کہ موضوع کفالت انہوں نے نہیں ہوگی اب کیا  
 تھا شہرت عام ہو جاتی ہے ایک اجمل سچ جاتی ہے چھ مارچ جمعہ مبارکہ کا دن  
 آجانا ہے سیکڑوں لوگ ہر طرف اٹھنے ہونے چلے آ رہے ہیں مسجد حضرت کے آس پاس  
 کی سڑکوں پر ہجوم نظر آ رہے تھے حضرات علماء کرام کا ایک عظیم قافلہ سڑک میں بدایوں پر آ گیا

یہ ہیں حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں رضوی بریلوی حضرت علامہ مفتی  
 شریف الحق صاحب اعظمی مبارک پور حضرت علامہ مولانا مشاہد رضا خاں قادری سیلی <sup>مما</sup> مفتی  
 حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب قادری رضوی ناگپوری حضرت علامہ مجیب  
 اشرف صاحب اعظمی ناگپوری حضرت مولانا منصور صاحب <sup>مجیبی</sup> ناگپوری حضرت  
 مولانا خورشید احمد صاحب ناگپوری حضرت مولانا محمد شریف خاں صاحب ناگپوری  
 حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب استوی حضرت مولانا محمد ایوب صاحب نعیمی مراد آبادی  
 حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نعیمی مراد آبادی حضرت مولانا مفتی مسطفر احمد صاحب  
 برکاتی داتا گنجوی حضرت مولانا مسطفر علی صاحب سہسوانی حضرت مولانا محمد حنیف  
 خاں صاحب رامپوری نیز دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف و دوسرے مدارس عربیہ سے  
 مدرسین حضرات مختلف شہروں تقصیوں سے لشرف لے آئے ہیں آج ۶ مارچ جمعہ مبارک  
 بدایوں کا تاریخ ساز دن ہے۔ اس عظیم نورانی شخصیتوں نے سرزمین بدایوں پر باطل کے  
 سانچے آکر ثابت کر دیا ہے کہ ہم کہیں بھی ہوں وفاداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور  
 حفاظت ایمانی کے لئے ہمہ وقت ہر لمحہ ہر نقابہ سے بچنے کے لئے تیار ہیں نماز جمعہ ادا  
 ہوتی ہے اور علامہ مجیب اشرف صاحب نے قبل جمعہ اور مفتی شریف الحق صاحب نے  
 بعد جمعہ اپنی ولولہ انگیزی تقریریں فرما کر آئینہ الے سبکدروں لوگوں کے قلوب کو باغ باغ  
 کر دیا ہے۔ ایسا اجتماع عظیم مشکل سے ہی دیکھنے میں آتا ہے ایسی دلچسپی جو اس میں  
 ہے کسی مناظرہ میں دیکھنے میں نہیں آتی اعلان کر دیا گیا ہے کہ مولوی خلیل احمد بخوری  
 ثم بدایونی جو آج تک لوگوں کو فریب دیکر دھوکہ میں رکھا ہے آج بھی آخری اور  
 فیصلہ کن ۶ مارچ کو انھوں نے اپنے موضوع کف لسان یعنی جن کفریات دیوبندیہ  
 پر حسام الحرمین اور الصورم الہندیہ میں اکابر دیوبندی تکفیر کی گئی ہے اور اپنے

ضروری اعلان میں بھی چھاپا ہے انکار کر دیا ہے اس لئے یہ انکار اور موضوع سے ہٹنا  
 ہی ان کی شکست ہے بس کیا تھا لغوہ تکبیر اور لغوہ رسالت مذہب اہلسنت پانچوا  
 باد علماء اہلسنت زندہ باد سے پوری فضا گونج رہی تھی اور مجمع منتشر ہو جاتا ہے۔  
 اب اشنہار ضروری اعلان جس نے مولوی خلیل احمد کو اپنے ہی دام میں پھانس رکھا مخفا  
 کام آتا ہے اور چند عائدین شہر اپنی پوری کوشش صرف کر دیتے ہیں مگر ان کی کوشش کارآمد  
 ثابت نہیں ہوتی ہے۔ اور ۶ مارچ کا دن جمعہ مبارک ختم ہو جاتا ہے شب آجاتی ہے ان  
 کوشش پھرتیز ہو جاتی ہیں اور قریب ۱۱ بج جاتے ہیں عائدین شہر سخت پریشان ہیں۔  
 مولوی خلیل احمد اپنے مقررہ موضوع کف لسان پر ہرگز تیار نظر نہیں آتے دیکھ کر عائدین  
 نے کہا کہ اکیس بات چیت ضرور کرنا ہے آخر میں انمول لے یہ شرط رکھی کہ اچھا بغیر شرط  
 پر آپ بات چیت کریں عبور آچار و ناچار بغیر شرط بات چیت پر مولوی خلیل احمد کو  
 راضی ہونا ہی پڑا کیونکہ وہ خود ہی اپنے دام میں پہلے ہی کھنس چکے تھے۔ ہمارے علماء کو آ  
 نے بھی بغیر شرط بات چیت کی منظوری دے دی۔ جب احباب اہلسنت نے حضرات  
 علماء کرام سے معلوم کیا کہ آپ نے بغیر شرط کیوں منظور کیا تو ارشاد فرمایا کہ ہم نے صرف  
 اس وجہ سے اس بات کو منظور کیا کہ مولوی خلیل احمد آج تک فریب میں رکھے ہوئے  
 ہیں اور آج بھی ہر شخص کی آنکھ میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں لہذا ہم ان کے اس فریب  
 کو دور ان گفٹگو میں بے نقاب کرنا چاہتے ہیں۔ اور انشاء اللہ کریم فرار شدہ موضوع پر  
 ان کو لے آنا ہمارا کام ہے اور ۷ مارچ ۱۰ بجے دن بچیاں بھائی صاحب کی کوٹھی میں  
 مناظرہ ہونا چند عائدین شہر کی موجودگی میں طے پا جاتا ہے۔ احباب اہلسنت بدایوں کی  
 جانب سے حضرت علامہ سناہد رضا خاں صاحب کی <sup>بیل بھینتی</sup> اور اور حضرت علامہ ضیاء الصغیر  
 صاحب عظمیٰ کو مقرر کر دیا گیا یہ حضرات دس بج کر پندرہ منٹ پر کوٹھی پہنچ جاتے  
 ہیں اور مولوی خلیل احمد جو بیٹھا ہے بار و مددگار جن کے دعوت دی تھی ان میں سے بھی کوئی

نہ آیا تھا اپنے لڑکوں و اماں اور شاگرد محمد یوسف ناگدا والوں کے ساتھ قریب دس بجکر  
 ۳۵ منٹ پر کٹھی پر پہنچ گئے ہیں۔ قریب ایچ غیر موضوع اور جملہ مشروط بات چیت سے مناظرہ  
 کا آغاز ہوتا ہے حضرت مولانا مشاہد رضا خاں صاحب نے موضوع بات چیت کا قریب ایک  
 گھنٹہ تک جوابات دیکر مولوی خلیل احمد کو ناکارہ بنا دیا تھا اور بڑی خوبصورتی  
 کے ساتھ انکے طشہ موضوع کف لسان جس کا وہ مخزومی انکار کر کے راہ فرار اختیار  
 کر چکے تھے موضوع کف لسان کو مستعین کر لیتے ہیں اب کیا تھا یہ اللہ کے شیر موضوع کف  
 لسان سے ادھر ادھر بٹھے نہیں دیتے ہیں ضرب پر ضرب پڑ رہی تھی ان سچا رول کے پاس  
 سوائے لفاظی اور باطل دلائل دیوبندیہ کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ بالآخر خیر لکھتا ہے کہ  
 حضرت علامہ مشاہد رضا خاں نے اپنی مہارت علمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام فقہی دلائل  
 کے ساتھ ان پر کافر ہونے کا فتویٰ صادر فرما دیا یعنی مولوی خلیل احمد بخجوری اپنے ہی  
 دلائل کی بنا پر کافر ہیں مگر حضرت علامہ ضیا المصطفیٰ صاحب اپنی دانشوری اور دور  
 اندیشی کو نظر رکھتے ہوئے مولوی خلیل احمد کو ایک اور موقع دیا اور گفتگو کو اپنے  
 ہاتھ میں لے لیا اب کیونکہ ۲ بجنے والے ہیں۔ نماز وغیرہ پڑھنا ہے وقفہ ہو جاتا ہے بعد  
 وقفہ کے پھر بات چیت کا آغاز ہوتا ہے اور یہ سلسلہ قریب بعد نماز مغرب ۷ بج تک  
 چلتا رہا اور یہ گفتگو انتہائی سود مند تھی حضرت علامہ ضیا المصطفیٰ صاحب نے اپنے  
 مکمل علمی دلائل سے متعدد دنا بڑے ٹوٹ کر حملے کر کے مولوی خلیل احمد بخجوری کی شہرت یافتہ علمی  
 کڑھیا کو پاش پاش کر کے رکھ دیا تھا ان کے پاس سوائے ضد اور حجرت دیوبندیہ کے کوئی  
 معقول دلیل نہ تھی جس سے دیوبندی مولوں کا کفر اٹھا سکیں اب ان کا سارا اجرم کھل  
 چکا تھا سوائے بھاگنے کے اور کوئی راستہ نہ تھا بالآخر بھاگنے کا راستہ تلاش کر رہی لیتے  
 ہیں ہار جھک سا کر کہتے ہیں کہ میں مباہلہ کے لئے تیار ہوں مہلکہ کر لیجئے حضرت ضیا المصطفیٰ صاحب

نے بروقت مباحلہ کا جواب دیا اور اپنی حق گوئی و سچائی کی خاطر فوراً پوری عبارت مباحلہ کی لوگوں  
 کو سنائی اب مولوی خلیل احمد سے کہا گیا کہ آپ بھی اپنی مباحلہ کی عبارت لوگوں کو پڑھ کر سنا لیں  
 بس اب کیا نفا گھرائے الفاظ میں اگر مگر کی عبارت پڑھنے لگے اگر مگر صرف اس وجہ سے نفا  
 کہ جان رہے تھے میں صحیح عبارت سن کر قسم کھاتا ہوں تو میرے ادھر عذاب نہ اتر آئے کیونکہ  
 میں دشمنان خدا اور رسول کی حمایت پر دروغ گوئی میں مبتلا ہوں عمائدین شہر نے خوب  
 اچھی طرح سمجھ لیا اور کہا کہ آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔ مولانا خلیل احمد خوب سمجھ چکے تھے  
 کہ بہت بار چکاہوں کر ٹوٹ چکی ہے۔ لہذا عمائدین شہر کو آپس میں محو گفتگو دیکھ کر کنا میں پھپکے  
 سے اٹھنے لگے ہیں اور بغیر کسی کو بتائے بڑی خاموشی کے ساتھ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے  
 ہیں ہمارے علماء کرام اور دیگر حضرات دیکھتے ہی رہ گئے کہ مولوی خلیل احمد کو ضرر نہ اتر ہو گئے  
 کوٹھی میں چائے وغیرہ کا پہلے سے انتظام کیا گیا تھا ہمارے علماء کرام کو ٹھی میں موجود ہیں مولوی  
 خلیل احمد بکبوری کے فرار ہونے اور شکست پاش کی خبر عام ہو جاتی ہے اور برادران اہلسنت  
 اپنے اپنے ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے لے ہوئے کوٹھی پہنچ جاتے ہیں عمائدین شہر ان لوگوں کو  
 روک رہے ہیں کہ آپ لوگ ابھی ٹھہریں۔ چائے وغیرہ پی لیتے ہیں بس جیسے ہی کوٹھی سے باہر  
 علماء کرام آتے ہیں برادران اہلسنت اپنے اپنے گجرے علماء کرام کے گلے میں ڈال دیتے ہیں اور  
 ایشکل جلوس نعروں بچیر نعروں رسالت نعروں عوث مذہب اہلسنت زندہ باد مسلک اعلیٰ  
 حضرت نہیں چھوڑینگے علماء اہلسنت زندہ باد فارغ مناظرین زندہ باد کے نعروں کے ساتھ  
 جوانی افتخار الدین کے مکان پر آجاتے ہیں۔ اور یہ چلن برادران اہلسنت کی ایک کثیر تعداد  
 کو مناظرہ کی تفصیل سے آگاہ کرتے ہیں۔ افتخار الدین کے مکان پر لاڈو اسپیکر لگا دے گئے  
 ہیں مکان کچھا کچھ بھرا ہوا ہے اور ہر طرف آدمی آدمی نظر آ رہے ہیں مولوی خلیل احمد  
 کی شکست فاش کی تفصیل سننے کے بعد جمع منتشر ہو جاتا ہے کیونکہ آج ہی بعد عشر جناب

رئیس احمد خاں صاحب سابق ممبر طاؤن ابریا دیویوں حملہ جالندھری سرانے کے یہاں  
 جشم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظام کیا گیا ہے اور تمامی علماء کرام اس جشن میں مدعو  
 ہیں اس لئے بعد تم پر وگرام فوراً ہی قریب ۹ بجے شب رئیس احمد ممبر صاحب کے مکان تمامی  
 علماء کرام جاتے ہیں اور بعد فراغت نماز وغیرہ ۱۰ بجے شب محفل کا آغاز ہوتا ہے تلاوت کلام پاک  
 اور لغت و منقبت کے بعد سے قبل حضرت مولانا مظفر احمد صاحب دانا گنجوی پھر حضرت  
 علامہ مجیب اشرف صاحب اعظمی و حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب اعظمی و حضرت علامہ  
 مشاہد رضا خاں صاحب حشمتی سہا پتی و حضرت علامہ مفتی مولانا شریف الحق صاحب اعظمی اور  
 آخر میں حضرت نبیرہ اعلیٰ حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب رضوی بریلوی اپنی نورانی  
 عرفانی حقانی ایمان افروز تقریر فرما کر محفل پر وجد طاری کر رہے تھے۔ محفل کیا تھی نورانی  
 رات تھی شمع رسالت کے پروانے دیوانہ وار جھوم تے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ کوٹھی کچھا کچھ  
 بھری ہوئی تھی جفیفتاً محفل نارنج ساز حثیت کی حامل تھی رئیس احمد صاحب پھولے  
 نہ سمار ہے تھے قریب ۳ بجے شب صلاۃ و سلام کے بعد تمامی حضرات اپنے اپنے گھروں کو  
 واپس ہو جاتے ہیں۔ اور تمامی علماء کرام و ایس افتخار الدین کے مکان پر تشریف لے آتے  
 ہیں۔ صبح ہوتی ہے ہمانوں اور حضرات علماء کرام کی واپسی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے مگر بہت  
 سے علماء کرام ابھی جلوہ فرما ہیں کیونکہ محلہ کے نوجوان حوصلہ مند غلامان مصطفیٰ نے ۶  
 مارچ ۱۹۸۱ء کو سرخ شہید رحمت اللہ علیہ کے قریب سڑک پر ایک شاندار جشن <sup>صحیح</sup> منانے کا  
 انتظام کیا۔ سڑک کو شامیالوں و قنا عنوں راڈوں قمقموں سے بقیعہ نور بنا دیا ہے اب کیا نفا  
 عشار کا وقت آ جانا ہے بعد نماز عشاء کلام پاک سے جشن کا پر وگرام شروع ہونا ہے لغت  
 کا نذر پیش کیا جا رہا ہے ایک بچوں کی ٹوٹی جس کو حضرت مولانا احمد رضا صاحب کنوری  
 شرم بدایونی لیکر آئے تھے۔ بہت ہی عمدہ انداز میں سرلی آوازوں کے ساتھ بارگاہ  
 رسالت میں نذر پیش کر کے صبح کو باغ باغ کر دیا تھا اور ادھر صبح کا یہ عالم تھا کہ ہر



ہر طرف سے جوق در جوق سیکڑوں کی تعداد میں آدھی آ رہے تھے حد نظر تک ادھی ای آدمی  
تھے۔ جو اس بات کے منتظر تھے کہ کب تقریر کا سلسلہ شروع ہو اور ہم مولوی خلیل احمد  
بجنوری کے تبدیل مذہب پر ہونے والے مناظرہ کی تفصیل سن سکیں لہذا فوراً ہی تقاریر  
کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور سب سے قبل حضرت مولوی احمد حسین صاحب گنوری بدایونی  
نے چند منٹ بیان فرمایا اور پھر حضرت علامہ مجیب اشرف صاحب نواسہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ  
نے اپنی ولولہ انگیز تقریر فرما کر مجمع پر وجہ تار کی کر دیا تھا اور آخر میں حضرت علامہ مفتی شریف  
الحق صاحب اعظمی شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرافیہ مبارکپور نے مولوی خلیل احمد بجنوری کے تبدیل  
مذہب کے واقعات اور مناظرہ کی گفتگو پر شاندار تبصرہ فرماتے ہوئے آخر میں حتمی اور  
آخری فیصلہ صادر فرمادیا جو آپ کے سامنے موجود ہے قریباً سڑکے شب جشن افتتاح کا یہ  
سبارک سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور ۹ مارچ ۱۹۸۱ء آجاتی ہے اور ۴ بجے دن حضرت  
بابرکت رہنمائے طریقت آبرو کے سعیت پیشوائے اہل سنت مفتی اعظم ہند زامت نبوہم العالمیہ

مرکزین بدایوں پر جلوہ افروز ہو چکے ہیں

رئیس احمد صاحب کی کوچھی میں حضرت کا قیام ہے انوار کی بارش ہو رہی ہے پردہ اندوار  
شع رسالت کے دیوانے جوق در جوق قطار در قطار حضرت کی نورانی صورت سیرت کو  
دیکھنے کے مشاق کچھے چلے آ رہے ہیں دیکھتے ہی دیکھتے کوچھی بھر چکی ہے سڑکوں پر ہر طرف  
ہجوم نظر آ رہا ہے چند نوجوان پوری استعدادی کے ساتھ مجمع پر کنٹرول کرنے کیلئے مشغول ہیں  
ہجوم میں جوش و جذبہ کی وجہ سے کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا ہے

داخل سلسلہ حضرات گروہ در گروہ مشرف بیعت سے مستفیض ہو رہے اور یہ سلسلہ قریب بارہ  
بجے شب تک جاری رہا سیکڑوں حضرات داخل ہو چکے ہیں مگر سلسلہ ختم ہونا نظر نہیں  
آ رہا ہے حضرت کی طبیعت خلیل تھی اور داپس بھی حضرت کو جانا تھا اس لئے بڑی مشکل

سے صحیح پر کنٹرول کر کے جناب رئیس احمد صاحب ممبر ٹاؤن ایریا ڈیولپمنٹ مجلہ جالنہ صہری سرکے  
 سے رخصت ہو کر بجائی افتخار الدین کے مکان میں جلوہ افروز ہوتے ہوئے بریلی شریف  
 تشریف لے جاتے ہیں اس عظیم ترین نورانی ذات بابرکت کی آمد سے یہ پورا ہفتہ تاریخ  
 سارہ حبثت کا حال ہے اور اس کو اگر مدینۃ العلماء کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ مارچ ۱۹۷۹ء  
 مارچ تک یہ ایام ہمیشہ یاد رکھے جائیگی۔ آپ یہ سارا کام مکمل ہو جانا ہے اور مولوی خلیل احمد  
 کے کردار فریب المدد یا پولیس کچھ کام نہ آسکا بالآخر ان تمام راسخوں سے گذرنے کے بعد جشن فلاح  
 میں مولوی خلیل احمد بخوری پر جو حکم صادر فرمایا گیا تھا اس کو بشکل استفادہ ترتیب دے  
 دیا گیا اور حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب اعظمی نے اس پر جواب قلم بند فرمایا جس پر شہرہ  
 اعلیٰ حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب کی تصدیق و توثیق جو چند مناظرہ کی جھلمکیوں کے ساتھ  
 شامل ہے جو آپ کیلئے انتہائی مفید ثابت ہوگا۔ جس پر ہندوستان کے ممتاز ترین علماء کرام  
 و مفتیان عظام و مشائخ کرام کی تصدیقات سے کھر پور شہری فیصلہ آپ کے سامنے ہے یہ آپ کا کام  
 ہے کہ آپ انتہائی خلوص سے الحب للہ و البغض فی اللہ کے تحت محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 روشنی میں پڑھیں اور اپنی غیرت ایمانی کا صحیح مظاہرہ کریں ایسا نہ ہو کہ آپ بغض و حسد  
 و ذاتی اغراض و مقاصد کی بنا پر اپنا ایمان کھو بیٹھیں۔ خدا بزرگ برتر اپنے حبیب صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہمیں سب کچھ قربان کرنے کی توفیق بخشنے اور ہم سب سوا اللہ اعظم  
 اہلسنت و جماعت پر قائم رہیں حق بولیں حق کا ساتھ دس حق پر عمل کریں دعا ہے کہ ہم سب  
 نایمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے راستے پر چلتے رہیں آمین بجاہ الکریم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام و آلہ وصحابہ اجمعین مذہب اہلسنت پا کھڑا پار علماء اہلسنت زندہ باد  
 جملہ صاحبزادے قاسمی برکاتی بدایوں۔

(نوٹ) نگاہ اولین مضمون میں ہم نے جن گوشوں کو اختصار کے ساتھ آپ کے سمجھنے

کے لئے نذر کیا ہے اس کی مکمل تفصیل جس کے ۲ صفحات قلم بند ہو چکے ہیں اور ۵ صفحہ  
 پر سینی مولوی خلیل احمد کی فقہی نظر پر جو اللہ تبارک و تعالیٰ مذہب کا روشن شہوت ہے جس کا جواب  
 علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگیوری نے دیا ہے جو ہر صفحہ پر مشتمل ہے منظر عام پر لانے والے میں انتظار  
 فرمائیں والسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## برادرانِ مسلمین! مولوی خلیل احمد بجنوری شم بدایونی کے چند سال سے تبدیل مذہب تک

علمائے کرام سے وقتاً فوقتاً گفتگو اور پھر ہمارے مارچ ۱۹۸۱ء کے آخری  
اور فیصلہ کن مناظرہ کے بعد احبابِ اہلسنت کا علماء کرام سے استفسار

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ مولوی خلیل احمد صاحب  
بجنوری شم بدایونی کے بارے میں جو عرصہ دراز تک حسام الحرمین اور الصوامع  
کے فتاویٰ مبارک کے مطابق اشراف علی عثمانوی، خلیل احمد ابیغوی، رشید احمد گنگوہی  
اور قاسم نانوتوی کو کافر متدجانتے تھے اور بر ملا اپنی تحریروں اپنی تقریروں  
میں ان سب کے کافر متدجانتے ہونے کا اعلان کرتے تھے اور ان کے حامیوں سے  
ہمیشہ مناظرہ مقابلہ کرتے تھے۔ ان سے میل جول، سلام، کلام، نشست، برخاست  
کو حرام قطعی جانتے تھے۔ اور اس پر بہت شدت کے ساتھ عمل پیرا تھے۔ بلکہ  
دہائیوں ویو بندیوں سے میل جول رکھنے والے سنی مسلمانوں کو بھی اپنے  
قریب پھٹکنے نہیں دیتے تھے اس قدر شدت کے باوجود ہمیں سخت حیرت  
ہوتی ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو دہائیوں کے مدرسہ میں تعلیم دلانے لگے۔  
اب کچھ دنوں سے انہوں نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہے۔ اپنی سخی مجلسوں  
میں بلا استفسار تمام علماء اہلسنت کی بھرپور غیبت کرتے رہتے ہیں۔ افتزار

اور بہتان باندھنے سے بھی باز نہیں رہتے۔ اس کے برخلاف علماء دیوبند کی بہت لمبی چوڑی تعریفیں کرتے ہیں۔ ان کی تکفیر کے بارے میں کف لسان کرنے والے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے بسط العنان اور خلیل احمد انبیٹھوی کا قول دیکھا ہے مواخذہ اخروی کے اندیشہ سے احتیاطاً انکی تکفیر سے کف لسان کرتا ہوں ان کا کہنا یہ ہے کہ بسط العنان کی مندرجہ ذیل عبارت حفظ الایمان کی کفری عبارت سے تو بہ درجوع ہے۔

میں نے یہ خبیثت مضمون، حسام اطرمین و تہجد وغیرہ میں میری طرف منسوب کیا گیا ہے کہ عیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچہ اور ہر پاگل اور ہر جانور اور ہر چھوٹے کو حاصل ہے کسی کتاب میں نہیں لکھا۔ اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں کبھی اس مضمون کا خطرہ نہیں گزرا اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد مراحتہ یا اشارتاً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں وہ تکذیب کرتا ہے نصوح قطعہ کی۔ اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اسی طرح مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا یہ قول پیش کرتے ہیں۔

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے جو ہند پر الزام لگایا ہے بالکل بے اصل اور لغو ہے۔ میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر متدلعون جانتے ہیں جو شیطن علیہ اللعن کیا کسی مخلوق کو بھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے۔ یہ کفر یہ مضمون برابر میں کی کسی عبارت میں نہ مراحتہ نہ کنایتاً مجھ کو تو ہمت العمر کبھی اس کا دوسو نہ نہیں ہوا۔ (ملفوظاً)

اور کہتے ہیں حدیث میں آیا ہے کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے اور امام غزالی نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے میں خطرہ ہے اس لئے میں مولوی

اشرف علی تھانوی وغیرہ کی تکفیر سے کف لسان کرنے لگا ہوں۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ مولوی خلیل احمد مذکور اپنے اس قول میں حتیٰ بوجانب میں باہر نہیں۔ وہ کافر ہیں یا مسلمان؟ انکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز اور ان سے مرید ہونا درست ہے یا نہیں۔ اور جو لوگ بیعت ہو چکے ہیں وہ کیا کریں

**بلینوا توجسوا** خادمان بزم قاسمی برکاتی بدلیوں

حضرت علامتہ الشیخ مولانا شاہ مفتی شریف الحق صاحب قادری نائب مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی مفتی الجامعۃ الاشرافیہ مبارک پور کا

- ایمان افروز جواب :-

الجواب۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ پر یہ لکھا ہے پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے تھانوی صاحب نے اس عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو ہر کس دنیا کس پنجوں پاگلوں جانوروں چوپاؤں کے علم سے تشبیہ دی یا ان کے برابر کر دیا۔ یہ بلاشک و شبہ یقیناً حتماً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مزین شہادت تو ہن ہے۔ اسی طرح مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے برہین قاطعہ صفحہ پر پہلے یہ لکھا کہ "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں تھی اور شیطان اور ملک الموت کو زمین کا علم محیط حاصل ہے" پھر اس کے بعد یہ لکھا کہ "شیطان اور ملک الموت کو یہ وسوسہ نص سے ثابت ہوئی۔"

فخر عالم کے وسعت علم کی کوشی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک  
 شرک ثابت کرتا ہے اس کا صاف صریح یہ مطلب ہوا کہ انبیٹھوی صاحب  
 شیطان کی وسعت علم کو یعنی شیطان کے علم کے زائد ہونے کو نص یعنی قرآن  
 حدیث سے ثابت مانتے ہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم سے  
 مطلقاً انکار کرتے ہیں۔ انکار ہی نہیں اسکو شرک مانتے ہیں۔ اس کا حاصل یہ ہوا  
 کہ انبیٹھوی صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ ابلیس لعین کا علم حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے علم سے زیادہ ہے یہ بھی بلا کسی شک و تردید کے حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ میں ناقابل برواشت کھلی ہوئی تو ہیں ہے اور اس  
 میں کسی مسلمان کو ادنیٰ سا تردد کبھی نہیں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی شان اقدس میں ادنیٰ سی تو ہیں کرنے والا اسلام سے خارج اور کافر ہے  
 امت کا اس پر اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ہیں کرنے  
 والے کے کافر ہونے میں شک کرے وہ کھلی کافر ہے درختار درختار عزت بزرگ  
 وغیر بایں ہے۔ من شک فی کفرک و هذا بید کفر۔ شفاء قاضی عیاض اور شامی  
 میں ہے۔ اجمع المسلمون علی ان شاتمہ کافر من شک فی کفرک و  
 هذا بید کفر۔ میلوی قاسم نانوتوی نے تخریر الناس میں صفحہ ۲ پر یہ لکھا۔  
 ”خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہوتا عام کا خیال ہے اس میں بالذات کچھ فضیلت  
 نہیں۔ یہ مقام درج میں ذکر کے قابل نہیں۔ اس کو فضل و کمال میں کچھ دخل  
 نہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف یہودہ گوئی کا وہم لازم آتا ہے حضور اقدس  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نقص کا توہم ہوتا ہے۔ قرآن میں بے ربطی لازم  
 آتی ہے۔ پھر صفحہ پر لکھا۔ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ موصوف ہو  
 نبوت بالذات ہیں اور انبیاء بالعرض۔ پھر صفحہ ۱۶ پر لکھا اگر بالفرض آپ کے

زمانے یا بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ  
 آئے گا۔ (خلاصہ عبارات)۔ ان سب کا حاصل یہ نکلا کہ نالوتوی صاحب  
 کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں ہیں۔ آپ کے  
 زمانہ میں یا آپ کے بعد بھی نبی پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ عقیدہ بلاشبہ کفر صریح ہے  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہو تا ضروریات دین سے ہے اور  
 ضروریات دین کا انکار کرنے والا بلاشبہ کافر ہے۔ امام غزالی کتاب الاقتصاد  
 میں فرماتے ہیں۔ ان الامۃ فہمت من هذا اللفظ انه انهم عدم  
 نبی بعد لا ابد او عدم رسول بعد لا ابد او انه لیس فیہ تاویل  
 ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من الذراع الہزیان لا  
 یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکن ذنب لہذا النص الذی اجمعت الامۃ  
 علیہ انہ غیر مؤل ولا مخصوص۔ یعنی تمام امت محمدیہ علی صاحبہا وعلیہا  
 التحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتا رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا۔ کبھی کوئی رسول نہ ہوگا۔ اور تمام امت نے یہی  
 مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخری نبی کے سوا خاتم النبیین کے کچھ  
 اور معنی گڑھے نہ اس عموم میں کوئی تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو  
 کسی زمانہ یا زمین کے کسی طبقہ سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل و تخصیص  
 کو راہ دے اس کی بات جنون یا تشہیر یا سرسام میں پہنکنے یا لانے کہنے کے قبیل  
 سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآنی کی تکذیب  
 کر رہا ہے جس میں کسی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع  
 ہو چکا ہے۔ انہیں وجوہ کی بنا پر علماء حریمین طیبین و ہند و سندھ نے ان  
 لوگوں کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کہ یہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کرنے اور ختم نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے ایسے کافر مرتد ہیں کہ جو ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد انکو کافر مرتد نہ مانے نہ کہے ان کے کافر مرتد ہونے میں شک کرے انہیں کافر کہنے سے کف لسان کرے وہ خود کافر ہے۔ الصور ام الہند یہ میں ہندوستان کے تمام علماء اہلسنت کا یہ فتویٰ برہما برس سے چھپ رہا ہے جس میں علماء بدایوں۔ علماء رامپور۔ علماء دہلی۔ علماء لکھنؤ کی کبھی تصدیقات موجود ہیں خصوصیت سے حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر صاحب بدایونی و مولانا عبدالغفار صاحب رام پوری کی بھی تصدیقات موجود ہیں۔ اس تفصیل کی روشنی میں مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی جب کہ ان اکابر دیوبند کے ان کفریات پر مطلع بھی ہیں۔ اور ان کے اعذار لنگ سے کبھی واقف ہیں۔ علماء اہلسنت نے ان سب کے جوڑ کیے ہیں اس پر کبھی واقف ہیں پھر بھی اب انکو کافر نہیں کہتے بلاشبہ یہ بھی حسب تصریح ائمہ امت و علماء ملت کافر مرتد ہیں۔ ان کا یہ بہانہ کہ میں نے جب سے بسط البنان اور انبیٹھوی کا وہ قول دیکھا ہے کف لسان کرتا ہوں ناقابل قبول ہے۔ رہا بسط البنان کا قصہ تو بسط البنان آج نہیں چھپی ہے ۱۳۲۹ھ میں لکھی گئی ہے اس وقت سے براہِ حفظ الایمان کے ساتھ چھپ رہی ہے۔ یہ کف لسان اگر بسط البنان کی وجہ سے ہوتا تو شروع میں جب بسط البنان چھپی تھی اور مولوی صاحب مذکور نے دیکھا تھا اسی وقت سے کف لسان کرتے برہما برس تک بسط البنان دیکھنے کے باوجود کبھی تھا تو ہی کی تکفیر کرتے رہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تکفیر سے کف لسان کی وجہ بسط البنان نہیں ہے بلکہ ان کے دل کی بیماری ہے۔ نیا بسط البنان یا انبیٹھوی کا قول ان دونوں کا اپنی کفری عبارت



کا انکار ہرگز ہرگز نہیں۔ سخاوی نے بسط البنان میں یا کہیں یہ کبھی نہیں لکھا ہے  
 کہ حفظ الایمان کی وہ صفہ والی عبارت میری نہیں ہے۔ بلکہ اس نے بسط البنان  
 میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ یہ عبارت میری ہے۔ یہی حال انبیٹھوی کے مذکورہ  
 قول کا بھی ہے۔ اس لئے ان دونوں کو انکار بتا کر کف لسان کی بنیاد بنا کر فریب  
 اور دھوکا ہے۔ سخاوی و انبیٹھوی کے سر یہ الزام ہے کہ حفظ الایمان و براہین قاطعہ  
 کی مذکورہ بالا عبارتیں کفر ہیں۔ سخاوی و انبیٹھوی نے کبھی کہیں نہ کہا ہے نہ لکھا ہے  
 کہ یہ عبارتیں ہماری نہیں ہیں۔ پھر انکار کیسے ہوا۔ اس کو ہر عقل والا سوچے ہاں  
 اگر کہیں کبھی ان دونوں نے یہ کہا ہوتا یا لکھا ہوتا کہ یہ عبارتیں ہماری نہیں  
 ہیں۔ تو ضرور اس کو انکار کہا جاتا پھر اس پر غور بھی کیا جاتا۔ یہ کہہ دینا کہ یہ  
 خبیث مضمون میں نے کبھی کہیں نہیں لکھا اس صورت میں کبھی بھی انکار نہیں  
 ہو سکتا کہ یہ خبیث مضامین جن عبارتوں میں ہیں وہ انکی زندگی سے لیکر اب  
 تک برابر چھپ رہی ہیں اور اس بات کا انہیں اقرار بھی ہے کہ یہ عبارتیں  
 ہماری ہی ہیں۔ ان کفریات کا انکار نہیں بلکہ مراحتہ اقرار ہے۔ اور مولوی خلیل  
 احمد بدایونی کا یہ کہنا کہ میں نے بسط البنان اور یہ قول دیکھ کر اور انہیں انکار  
 سمجھ کر کف لسان کیا ہے اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ان عبارتوں کو بلا کسی  
 شک و تردد کے توہین رسول اور ضروریات دین کا انکار صریح مانتے ہیں۔ تو  
 خود مولوی خلیل احمد بدایونی کے قول سے ان دونوں کا اقراری کا کفر ہونا ثابت  
 ہے۔ ثالثاً اگر بقول مولوی خلیل احمد بدایونی بسط البنان اور انبیٹھوی کے قول  
 مذکور کفر سے انکار اور توہین ہے تو لازم کہ بقول مولوی خلیل احمد بدایونی۔  
 یہ دونوں اب پکے سچے مسلمان ہو گئے پھر ان کے بارے میں تکفیر سے پھر صرف  
 کف لسان کے کیا معنی ۱۹ ان کو تو کھل کر کہنا چاہیے کہ یہ دونوں پہلے کافر

مرتد تھے۔ مگر اب مخالف مسلمان ہیں۔ سراً البعاً۔ بلاشبہ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی کسی کو کافر کہے اور وہ شخص کافر نہ ہو تو کہنے والا خود کافر ہے اور علماء نے فرمایا کہ مسلمان کو کافر اعتقاد کر کے کافر کہنے والا کافر ہے۔ مگر یہ حکم کسی مسلمان کو کافر کہنے کا ہے۔ کسی شاتم رسول گستاخ رسول کو کافر کہنے کا یہ حکم نہیں جو احکام مسلمانوں کے ساتھ خاص ہیں انکو شاتم رسول پر ڈھالنا یہ کسی کافر نواز کا کام ہو سکتا ہے کسی دیندار مسلمان کا نہیں ہو سکتا ہے جب اکابر دیوبند نشانِ رسالت میں گستاخی اور عزوریات دین کا انکار انکی کتابوں سے ثابت ہے۔ تو انہیں کافر و مرتد کہنا کسی مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے۔ مرتد کو مرتد کہنا ہے۔ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کا بھی مطلب ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے میں خطرہ ہے اس کے ارشاد کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ اگر کوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو منہ بھر کر لایاں دے اور عزوریات دین کا کلمہ کھلا انکار کرے پھر بھی اس کی طرف اس بنا پر کہ وہ کلمہ پڑھتا ہے اپنے کو مسلمان کہتا ہے کافر نہ کہا جائے خود امام غزالی نے ایسے کلمہ کو متعدد فرقوں کی تکفیر کی ہے جنہوں نے عزوریات دین کا انکار کیا خاصاً بقول خلیل احمد بدایونی، تھانوی اور انبیٹھوی کی تکفیر سے کہ لسانِ بلسان اور انبیٹھوی کے اس قول کی بنا پر ہے۔ گنگوہی اور تانوتوی کی تکفیر سے کہ لسان کی کیا وجہ ہے۔ گنگوہی بھی براہین قاطعہ کے مصدق ہیں۔ اس لئے براہین قاطعہ کے کفر میں براہین قاطعہ کے شریک و مسہم۔ مساد دسٹا۔ انبیٹھوی، تھانوی، گنگوہی جی یہ سب کے سب تانوتوی کو تخریب الناس کی کفری عبارتوں پر مطلع ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتے تھے۔ گنگوہی صاحب کے یہ رفیق جانی تھے۔ اور تھانوی اور انبیٹھوی انکو اپنا امام مانتے تھے۔ اس طرح یہ تینوں کافر ہوئے۔

سابعاً۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اگرچہ یہ کہتے ہیں کہ میں انکی تکفیر سے کف لسان کرتا ہوں۔ مگر ان کے اقوال سے ثابت ہے کہ ان چاروں کو پکا سچا مسلمان مانتے ہیں۔ اور ان کی تکفیر کو مواخذہ اخروی کا موجب بتاتے ہیں اور علماء اہلسنت بسط البنان اور انبیٹھوی کے اس قول کے باوجود ان سب کو کافر مقررہ کہتے ہیں۔ تو مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے بقول سارے علماء اہلسنت کافر ہوئے۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی سے کوئی پوچھے کہ شاتمِ رسول ضروریات دین کے منکرین کو مسلمان مان کر اور علماء اہلسنت کو کافر مان کر وہ خود کیا ہوئے۔ بلاشبہ یہ اُن دہائی شاتمِ رسول کے زبردست حامی اور طرفدار ہوئے۔ اور علماء اہلسنت کے بچے دشمن نہ صرف علماء اہلسنت کے بلکہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بھی دشمن ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا **عَدُوٌّ لِّكَ وَصَدٌّ لِّقَابِ وَصَدِيقٌ عَدُوٌّ لِّكَ**۔ تیرے تین دشمن ہیں ایک وہ جو براہ راست تیرا دشمن ہو دوسرے تیرے دوست کا دشمن ہے۔ تیسرے دشمن کا دوست۔ علماء اہلسنت سے ان کی دشمنی اور علماء دیوبندیوں سے ان کی دوستی کھلی ہوئی ہے اور جب یہ شاتمِ رسول دیوبندی مولویوں کے دوست ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بلاشبہ دشمن ہوئے۔ ایسے شخص سے اس کی کیا شکایت کہ یہ علماء اہلسنت کی غیبت کرتا ہے اور دیوبندی مولویوں کی تعریف و توصیف کرتا ہے۔ یا اپنے لڑکوں کو دہابیوں دیوبندیوں کے مدرسہ میں تعلیم دلائی یا دلاتا ہے **خلاصہ**۔ کلام یہ کہ مولوی خلیل احمد صاحب بخجوری شتم بدایونی کا ان چاروں کی تکفیر سے کف لسان کرنا اور ان کی تکفیر کو مواخذہ اخروی کا سبب بتانا یہی نہیں بلکہ ان کو حقیقت میں مسلمان ماننا کفرِ فالص ہے جس کی وجہ

سے یہ خود کا فرو مرتد ہو گئے۔ اگر بیوی والے ہیں تو ان کی بیوی ان کے نکاح سے نکل گئی۔ ان کے سارے اعمال ریتیکاں ہو گئے۔ انکی اپنے پیروں سے بیعت فسخ ہو گئی۔ خلافت موقت ہو گئی۔ سلسلہ منقطع ہو گیا اب نہ اُنکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے نہ اُن سے میل جول جائز نہ ان سے بیعت ہو نا جائز اور جتنے لوگ اُن سے اب تک مرید ہو چکے ہیں ان سب کی بیعت ختم ان سب پر فروری ہے کہ وہ صحیح العقیدہ سنی شیخ سے بیعت ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب استسکبہ محمد شریف المحتاج مجلی خادم الافتاء اشرفیہ مبارکہ پورنیل بلایو مورخہ بہر ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ۔

نائب مفتی اعظم صاحب کے جواب پر حضرت علامتہ الفضل

نبیر العظم مولانا مولوی مفتی شاہ اختر رضا خان صاحب قبلہ

قادری برکاتی رضوی ازہری دامت برکاتہم العالیہ کا حکم تصدیق

لقد اصاب من اجاب، واللہ تعالیٰ اعلم فی الواقع مولوی خلیل احمد بخجوری

شم بدایونی کا دیابنہ کی تکفیر سے کف لسان بے بنیاد بلکہ کھلا فساد اور اشرف علی وانبیطومی کے مفروضہ انکار کو بہانہ بنانا ظاہر الفساد اور اشرف علی

وصول چھوٹکنا اور دیوبندیوں کی حمایت میں خود دیوبندیوں سے آگے قدم بڑھانا اور خوب خوب داد و مکرو فریب دینا ہے۔ مولوی مذکورہ صاحب و اشکاف بددوع

بے فروغ ہوں رہے ہیں۔ کہ جب سے میں نے بسط البنان الخ اولاً عرصہ دراز سے بسط البنان حفظ الایمان کے ساتھ چھپ رہی ہے اور ظاہر یہ کہ انھوں نے بھی بہت پہلے دونوں کتابیں ضرور دیکھی ہیں۔ اور ان کے جو رد لکھے گئے وہ بھی

خردوان کی نظر سے گزرے اور ان تمامی پر مطلع ہو کر ایک طویل مدت تک  
 حفظ ایمان کی عبارت مندرجہ جواب پر اشرف علی کی تکفیر کرتے رہے تو ان کی یہ  
 بے خبری بناوٹ ہے اور اب ان کا یہ عندہ کہ انھوں نے اب بسط البنان دیکھی  
 عذر لنگ ہے جو کسی ذمی شعور کے نزدیک نہیں چلے گا۔ اور اس ادعا پر  
 خلاف ظاہر میں انکو سمجھنا نہ جانا حایک کار کہ خلاف ظاہر دعویٰ نامسموع و مخبر  
 میں ہے۔ ان الامین انما یصدق فیما لا ینخالضہ الطاہر بلکہ خلاف ظاہر یہ  
 شہادت بھی مرد و لسان الحکام میں ہے و فی المنع قال ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ  
 اذا قال المدعی لیس فی بیئۃ علی ہذا الحق تم اقام البیئۃ علی ذلک لم تقبل لانه  
 کذب بیئۃ اھ اور جب انھوں نے بہت پہلے دونوں کتابیں دیکھ رکھی ہیں۔  
 اور ان کے رد بھی خرد و دیکھو رکھے ہیں تو وہ ال سے خالی نہیں یا توجاب کے  
 دل میں تکفیر سے کیف لسان کا خیال جھبی سے پیدا ہوا ہو گا اگر ایسا تھا تو اتنی  
 مدت تک کیوں تکفیر کرتے رہے یا پہلے علماء اسنت کی طرح جناب کو بھی  
 وہ انکار مزعوم تسلیم نہ ہو گا۔ اب مولوی نبیل احمد صاحب بتائیں کہ پہلے  
 جناب کو انکار نامسلم کیوں تھا۔ اور اب کیوں مسلم ہو گیا؟ ثانیاً۔ اشرف علی  
 کو اپنی کفری عبارت یا مضمون سے منکر بنانا بھی مولوی مذکور کا سفید چھوٹا  
 ہے۔ اشرف علی کو اسی بسط البنان میں جا بجا اپنی عبارت کا اقرار ہے چنانچہ  
 وہ رقمطراز ہے وہ عبارت دوسری دلیل کی ہے جو اس لفظ سے شروع ہوئی  
 ہے۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدمہ پر پھر لکھا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ  
 پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔ الہ دیکھو ص ۱۱۱ بسط البنان اور اس مضمون  
 کفری سے اشرف علی کا رجوع بتانا اس پر کھلا انذار ہے۔ جو اسے مسلم  
 نہیں ہو سکتا کہ اسی بسط البنان پر وہ رجوع سے صاف منکر چنانچہ وہ

رقمطراز ہے۔ اس سے یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا کہ اب تک کیوں نہیں لکھا۔  
 شاید اب رجوع کر لیا ہو سو وجہ نہ لکھنے کی یہی سبب تھی۔ کہ کسی نے پہلے انہوں  
 کی طرح پوچھا ہی نہ تھا باقی رجوع تو وہ ہے جو پہلے اور قول اور عقیدہ  
 ہو اور اب اسے ترک کر کے دوسرے قول اور عقیدہ اختیار کیا ہو۔ بالجملة اشرفی  
 اپنی عبارت سے منکر نہیں۔ یونہی خلیل احمد (بیٹھوی) بھی اس کفری عبارت  
 مندرجہ جواب سے منکر نہیں ورنہ سبھا و پور میں اس عبارت پر مناظرہ نہ ہونا  
 رسالہ تقدیس الوکیل میں یہ پورا مناظرہ چھپا ہے۔ تذکرۃ الخلیل مصنفہ عاشق الہی  
 میرٹھی میں ہے اس تحریر ذیل سے فہم شخص مسائل مختلف فیہا کی ایجابات  
 نہ یقین کو بالاجمال سمجھ سکتا ہے۔ کہ مباحثہ مسائل خلف و عبد بشریت  
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام و سنت علم ملک الموت و شیطان مجلس میلاد اور  
 رسم فاتحہ مروجہ کے متعلق تھا۔ جن کی تفصیل بواہین قاطعہ میں مذکور ہوئی اور  
 ان دونوں کی دونوں عبارات کا مضمون کفری متین ہونا خود جناب خلیل احمد  
 صاحب بدایونی کو بھی مسلم ہے ورنہ انکار کی اسطرح نہ لیتے بلکہ ان عبارتوں میں  
 تاویل کرتے تو عبارات کے اقرار کے باوجود متین مضمون کفری سے انکار  
 کو تو یہ و رجوع بتانا فریب میں حد سے گزرتا ہے اور ہر کانفرنڈم بین  
 کے لئے راستہ صاف کرنا ہے کہ کھلا کفر ہے اور کہہ دے کہ میرا یہ مطلب نہیں  
 اور اس کا یہ انکار مولوی بدایونی کے بقول تو یہ و رجوع قرار پائے  
 مثال کے طور پر قادریانی مرزا غلام احمد کو نبی ماننا جائے اور محمد الرسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم النبیین بھی کہتا جائے تو قائم النبیین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا  
 اس مضمون کفری سے جو مرزا غلام احمد قادریانی کو نبی کہنے کا ہے انکار ہے تو  
 ضرور کہ قادریانی کی تکفیر سے بھی کف لسان کیجئے یہ وہ الزام ہے جو اٹنا مناظرہ

میں مولوی خلیل احمد بدایونی کو دیا گیا مگر جناب قادریانی کو بے دھڑک  
 کافر کہتے ہیں۔ تو وجہ فرق کیا ہے اگر کہیے کہ قادریانی کا مضمون کفری متعین  
 ہے ہم کہیں گے اشرف علی و خلیل احمد کی عبارتوں کا بھی مضمون کفری  
 متعین ہے ورنہ جناب نے انکار کی آڑ کیوں لی؟ اور انکی تحریر کردہ ناول  
 خود کوئی تاویل کیوں نہ ذکر کی؟ ثالثاً۔ یہ بھی ایک رہی کہ انکار فرعون  
 تو تو یہ ٹھہرا مگر اشرف علی و خلیل احمد کو صاف مسلمان نہیں کہتے۔ بلکہ  
 کف لسان فرماتے ہیں۔ **والجاء** مناظرہ جب ہمارے مناظر محدث گیر فضل  
 نوجوان مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب نے خلیل احمد صاحب کے اس دعویٰ  
 پر (کہ انکار کے باوجود کف لسان کیا جائیگا) جزیئہ طلب کیا تو شفاء و شرج  
 شفا سے ایک ہی چھانٹ کر لائے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ **والقول النجاشی**

السواية الاخرى عن مالك انما سئل عن رجل قال  
 لم يمسك ظاهرا الا امر فيقتل حدا وان لم يحكم له باللفظ قطع الا ان  
 يكون قتما ديا اى مصر او مستمرا على قوله غير منكر له اى مضمونه

قطع نظر اس سے کہ یہ قول مرجوع ہے جیسا کہ اس کے سیاق سے ظاہر ہے  
 اور وہ بھی اس کے باب میں جو اپنے قول پر مصر و متہادی نہ ہو جیسا کہ استظهار  
 کا صاف مفاد ہے نہ اس کا قول صریح کفر جیسا کہ آئندہ عبارات سے ظاہر  
 چنانچہ اسی شفا میں کفری قول پر اصرار کرنے والے بلکہ اس کا اعتراف کرنے  
 والے کو کافر بلا خلاف فرمایا اور اس کے انکار کو ہرگز معتبر نہ ٹھہرایا۔ چنانچہ  
 اسی میں ہے۔ **وقوله** اما صریح کفر کا لتزیب بہ و نحوہ او من کلمات  
 الاستهزاء والذم فاعترافہ بہا وتوکل توینہ دلیل استغلالہ لزلک  
 وهذا کفر ایضا فہذا کافر بلا خلاف قال اللہ تعالیٰ فی مثلہ یحلفون

بالله ما قالوا ولحقنا قالوا الحكمة انفسهم وكفروا بعد اسلامهم۔ اور انہی  
 ذلیل احمد بلا مشید معروف متادی و مقروانی رجوع ہیں جیسا کہ نقول مقدمہ سے  
 روشن تو ان کے لئے اس عبارت سے استناد و صریح مقررے استناد ہے جو دیوبندیوں  
 کی عادت ہے۔ اور شرح شفاء میں غیر منکر کی تفسیر ای لمضمونہ سے یہ سمجھ لینا  
 کہ مضمون کفری متعین سے انکار باوجود اقرار یہ عبارت تو یہ ہے اپنی طرفہ سمجھانی  
 کا کوشش ہے۔ ورنہ متعین مضمون کا انکار بے انکار عبارت ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا  
 اسی لئے نسیم امراض میں غیر منکر کے تحت طاقالہ فرمایا۔ پھر وہ کف لسان کا  
 دعویٰ جس کے لئے یہ عبارت پیش کی اس کے کس لفظ سے ثابت ہے۔ خاصاً  
 حفظ الایمان کی عبارت سے تو اشرف علی کو منکر بنا لیا مگر مرید کا خواب بیاری  
 میں اللہ صلی علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی اور اس پر اشرف علی  
 کا یہ کہنا کہ اس میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ۔  
 متبع مدت ہے (الامداد ص ۳) اس کا کیا علاج ہے۔ اور اگر کوئی علاج نہیں  
 اور بیشک نہیں تو اس کے ہوتے تکفیر سے کف لسان کے کیا معنی اور یغیال  
 رہے کہ اشرف علی پر درود خوانی میں اس مرید کی زبان نہیں پہلی اور یہ کہ سلیقت  
 لسان کا دعویٰ ناسموع ہے۔ شفاء میں ہے۔ لا یعد احد فی الکفر بالجہالۃ  
 ولا بدعوی زلل اللسان اور ایسے ہی فتاویٰ رشیدیہ میں نقل کر کے مقرر  
 رکھا ہے۔ ساآں ساء۔ دیوبندیوں کے امام ربانی رشید احمد گنگوہی نے تقویۃ الایمان  
 کا رکھنا عین اسلام بنایا ہے اور اسمعیل زہوی کی توبہ کی خبر کو بدعتیوں کا انفرادی  
 بتایا ہے۔ دیکھو فتاویٰ رشیدیہ تو صاف ظاہر کہ رشید احمد گنگوہی کے نزدیک  
 تقویۃ الایمان کی کفری عبارتیں صحیح بلکہ عین اسلام ہیں اور وہ ان سے راضی  
 ہیں تو رشید احمد کافر ہوئے اور یہ تمام دیباچہ بھی کافر ہوئے کہ رشید احمد کو تطہیر



امام ربانی جانتے ہیں۔ پھر بھی جناب خلیل احمد صاحب بدایونی کف لسان کی  
 رٹ لگائیں تو یہ عناد اور آنکھ بند کر کے دیا بندہ کی حمایت نہیں تو اور پھر کیا  
 ہے۔ سابعاً۔ امام غزالی سے جناب کا یہ نقل کرنا کہ تکفیر مسلم میں خطہ ہے  
 صاف بتا رہا ہے کہ دیوبندی آپ کے نزدیک مسلم ہیں تو کف لسان کی چلمن  
 کا بے کور کھی ہے۔ صاف سامنے آجائے اور دیوبندیوں کو مسلمان بتائیے  
 ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ علیہ  
 علی سیدنا محمد جیبہ الفرد العلم والہم بحرم الہدی و صحبہ صاحب  
 الظلم۔ تاٰمناً۔ جناب دیا بندہ کی تکفیر سے کف لسان بھی کرتے ہیں اور یہ بھی  
 دعویٰ ہے کہ حسام الحرمین کے مخالف نہیں جیسا کہ بارہا کہہ چکے ہیں اور خود  
 جناب کی تحریر بنام مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب زید مجدہ میں بھی یہ  
 مضمون موجود ہے اب جناب بتائیں کہ کف لسان میں اور حسام الحرمین کی  
 تصدیق میں باہم مخالف ہے یا نہیں اگر مخالف نہیں تو کیوں؟ اور ہے تو یہ  
 مخالفت کیونکر اٹھے گا۔ اور جب آپ حسام الحرمین کے مخالف نہیں تو اس کا  
 مزید مفاد یہ ہے کہ حسام الحرمین کے احکام جناب کو ستم اور اس میں یہ  
 بھی ہے کہ من شک فی کفرہ وعدایہ فقد کفر۔ جو ان کے کفر و عذاب  
 میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ اب بتائیے کہ جناب نے دیوبندیوں کی تکفیر  
 سے جناب کف لسان کر کے خود کو حسام الحرمین کے مسلمہ فتویٰ سے کافر کہہ  
 لیا کہ نہیں ضرور خود کو کافر کہہ لیا اور انکار کی آڑ جناب نہیں لے سکتے۔ کہ آپ  
 نے یہ نہیں کہا ہے کہ میں حسام الحرمین کا اب تک مخالف نہ تھا اور اب انکار دیکھ  
 کر ہو گیا ہوں بلکہ یہی کہا ہے یہی لکھا ہے کہ میں حسام الحرمین کا مخالف نہیں  
 ہوں اور یہ کہنا عین تصدیق ہے تاٰمدحاً۔ اب آپ خواہ حسام الحرمین کے

مصدق رہے خواہ دیوبندیوں کو منکریتانے برائے رہیں۔ بہر صورت  
 حفظ الایمان کی عبارت (ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون الخ) آپ  
 کے نزدیک کفری ہے پھر یہ کیسی پینتر بازار کی ہے؟ کہ جناب نے مناظرہ میں  
 اس عبارت کے توہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونے میں بحث کی اور علامہ  
 امام جلال الدین سیوطی کی عبارت کہ غیر ہما من الحيوانات جو آئیہ کریمہ  
 کا نایا کھان الطعام کے تحت ہے بطور معارضہ ذکر کر دی۔ چونکہ یہ جناب کا  
 موضوع مناظرہ کہ (اشرف علی کائنات سخا جس کے مدعی جناب تھے) سے  
 فرار تھا۔ لہذا ہمارے مناظر مولانا مولوی ضیاء المصطفیٰ صاحب کا یہ جواب  
 بر محل تھا کہ چونکہ آپ حسام الحرمین کے حکم کو صحیح جانتے ہیں لہذا اس  
 عبارت کا جواب آپ پر ہے جن کا جناب نے کوئی صحیح جواب نہ دیا اور  
 اصل بات تو یہ ہے کہ توہین تو جناب نے اپنے ترجمہ سے پیدا کی کہ ترجمہ  
 یہ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا جانوروں کی  
 طرح کھاتے تھے۔ اور اس اہانت میں مزید تاکید اپنی گفتگو میں ایسا کھانا  
 کہہ کر پیدا کیا۔ یوں ترجمہ کرتے کہ جانداروں کی طرح کھاتے تھے تو کیا توہین  
 ہوتی اور حیوان عربی میں ذمی روح کے لئے آتا یہاں سے ظاہر ہوا کہ  
 جناب کو کل انسان حیوان کا ترجمہ سمجھی نہیں آتا ہے اور اب تک آپ طلباء کو  
 یہی ترجمہ کرتے رہے ہوں گے۔ کہ ہر انسان جانور ہے۔ سبحان اللہ توہین آمیز  
 ترجمہ خود کریں اور اسے امام جلال الدین سیوطی کے سرمتدھیں پھر یہ سمجھی نظر  
 نہ آیا کہ یہاں تشبیہ کھانے میں ہے اور کھانا کوئی بری بات نہیں نہ یہ  
 مقتضائے بشریت کھانے کی حاجت ہونا غیب ہے (یہاں سے بیضادی  
 کی عبارت کا بھی جواب ہو گیا جو مناظرہ میں مولوی خلیل احمد صاحب

نے پڑھی تھی، اور علم غیب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخصیص کی نفی کرنا  
 پھر یہ کہنا کہ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون الخ صاف علم نبی صلی اللہ  
 تو نے اعلیٰ والہ وسلم کو بچوں یا گلوں جانوروں چوپاؤں کے برابر کہنا ہے۔ اور یہ  
 مرتح اہانت اور کھلا کفر ہے۔ پھر جناب نے اثناء مناظرہ میں بھر منہ یہ بھی  
 کہدیا کہ اس میں (جلالین میں) یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ انہیں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 و مریم رضی اللہ عنہما) کو پیشاب پاخانہ کی حاجت بھی جانوروں کی طرح ہوتی  
 تھی۔ اس پر جناب سے مطالبہ کیا گیا کہ عبادت پر وعدہ کیجئے تو جناب نے  
 بات بدل دی۔ ہم نے اسی لئے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جناب دیوبندیوں کی  
 حمایت میں خود دیوبندیوں سے آگے ہیں۔ ع۔ قدم در راو عشق پیشتر بہ ترو  
 لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ چلتے چلتے جناب سے اتنا اور کہہ دوں کہ  
 اثناء مناظرہ میں جناب نے اشرف علی کی عبارت کے تو میں حضور علیہ الصلوٰۃ  
 السلام ہونے پر یہ معارضہ بھی کیا تھا کہ جلالین میں پارہ شترہ کی ایک آیت  
 کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ شیطان نے حضور علیہ السلام کی زبان پر قبضہ کر لیا  
 اور حضور علیہ السلام سے بتوں کی تعریف کرا دی۔ پھر کہا تھا کیا یہ تو میں۔  
 نہیں ہے۔ آپ نے ہمارے گرامی مناظر مہارت کبیر مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب  
 اطال اللہ عمرہ نے عبارت دیکھنے کو کہا مگر جناب نے نہ دکھائی۔ لہذا جواب  
 نہ لٹنے کا گلہ بے محل ہو گا بلکہ عبارت دیکھنے کے بعد بھی ہمارے مناظر پر اس  
 کا جواب لازم نہ تھا کہ موضوع سے جدا سوال کا جواب خصم سے مانگنا بے  
 قاعدہ ہے۔ مگر یہ حسرت بھی کا ہے کہ وہ جاسے لہذا جناب نے یوری عبارت  
 پڑھ کر بتائیں کہ جناب کا یہ کہنا کہ شیطان نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی  
 زبان پر قبضہ کر لیا اس عبارت کے کون سے لفظ کا ترجمہ ہے نیز بتوں کی

قریف کرا دی کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ ۷ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان  
 پر بتوں کی تعریف جاری ہو جانا عالم بے خبری میں تھا یا دانتہ عبارت  
 سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ ۸ بہر تقدیر اول جناب نے یہ فیہ کیوں حذف  
 کر دی۔ ۹ وہ عبارت ام جلال الدین محلی کی اپنی عبارت ہے یا دہمروں۔  
 سے روایت ہے ۱۰ یہ روایت کن کن مفسرین اور محدثین نے ذکر کی  
 ہے اور ان کے بارے میں جناب کا کیا حکم ہے؟ وہ مسلمان ہیں یا آپ  
 کے نزدیک کافر ہیں؟ ۱۱ ابن حجر عسقلانی نے اس روایت کی تصحیح میں  
 بہت بسط سے کام لیا ہے ان پر کیا فتویٰ ہے؟ ۱۲ جناب نے اس  
 عبارت کا مضمون بطور معارفہ پیش کیا اور معارفہ میں دو چیزوں میں قوت  
 کے لحاظ سے تساوی ضرور بتائیے کہ اس عبارت میں اور اشرف علی کی عبارت  
 میں تو ہیں ایک مرتبہ قوت پر ہے یا تفاوت ہے؟ ۱۳ بہر تقدیر اول دلیل  
 لائیے؟ اور بہر تقدیر ثانی معارفہ کیوں کہ صحیح ہو گا؟ ۱۴ یہ روایت مندرجہ  
 جلالین جس آیت کے شان نزول میں لکھی گئی ہے جمہور مفسرین نے جو اس  
 کی تاویل کی ہے اور شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اسے یہ کہہ کر کہ بہترین  
 اچھ لفظہ شاہ است در وہی و مشہور اہمیت قول جمہور مفسرین الخ مدارج جلد  
 اول ص ۱۳ مقرر رکھا ہے۔ وہی تاویل اس روایت میں کی جائے تو جناب  
 کی کیا رائے ہے؟ ۱۵ کیا اس امکان سہو کا قول تو ہیں ہے اگر ایسا ہے تو  
 شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور بیضاوی جنہوں نے تفسیر کی کہ  
 والاینتہ تدا علی جواز السہو علی الانبیاء و تطرق الوسوستانہم  
 اور جمہور مفسرین کو جناب کیا کہیں گے؟ ۱۶ اور اگر جواز سہو کا قول تو ہیں  
 نہیں تو روایت مذکور میں تو ہیں کی کیا وجہ ہے؟ ۱۷ اگر کوئی یوں کہے کہ حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قلک العزایق العلیٰ قرمانا بتوں کی تعریف نہیں  
 بلکہ بطور طنز و استہزاء ہے اور ہمزہ استفہام مقدر ہے جیسے ہزار دجی الایۃ  
 میں اور طربت و ماشوقا الی البیض اطرب ولا لعیا منی و ذوالشئیب بلعب  
 میں خط کشیدہ فقرہ میں ہمزہ استفہام مقدر ہے تو مراد یہ ہوتی کہ کیا ہی تمہارے  
 بلند می والے بت ہیں کہ یہ تعریف بتوں کی ہوتی یا تو ہیں؟ ع ۱۳ اور اگر  
 مانگہ مراد لیں تو سرے سے بتوں کے بارے میں کوئی بات ہی نہیں ہوتی  
 دیکھئے شفا شریف پھر آپ نے ایک ہی معنی پر تکیہ کر کے یہ کیسے کہہ دیا  
 کہ بتوں کی تعریف کردی۔ مگر یہ کہیے کہ اشرف علی کا کفر اٹھانے کی فکر  
 ہے۔ خواہ تو ہیں کے الزام سے سلف کافر ٹھہریں۔ ہا تو اب رہا  
 نکم ان کنتم صاوقلین و صلی اللہ تعالیٰ علی اٰلہی  
 الصادق الرعد الامین والہ العز و صحبہ الملبا امین  
 و تابعیہم باحسان الی یوم الدین واللہ تعالیٰ اعلم  
 فقیر محمد اختر رضا خاں اظہری قادری غفرلہ  
 شب ۷ جمادی الاولیٰ ۱۲۱۰ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 ہند و پاک کے جلیل القدر مشائخ عظام و علمائے کرام  
 و مفتیان ذوی الاحترام کی تصدیقات

(۳) حضرت دادا برجیت عظیم البرکت رہنما سے طریقت حامی دین و سنت عاشق علی  
 حضرت احسن العلماء مولانا مولوی مفتی حافظ قاری سید شاہ حسن میاں صاحب  
 قادری برکاتی زریب سجادہ خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹک کی تصدیق اور  
 (درمختل) الجواب صحیح و صواب و حضرت المحب العلم مصیب شاہ و مخالفہ فصیح و سیراب  
 واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب وانا بشیر الخیر المحافظ سید مصطفیٰ  
 حیدر حسن میاں البرکاتی سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ایٹک ۱۰/۱۱/۱۳۹۰ھ  
 (۴) حضرت بابرکت شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار المسندت شیخ اسرار طریقت و معرفت  
 دامائے ابوز شریعت عاشق غوث اعظم علامہ شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب  
 قادری برکاتی نورمی و ضوی مفتی اعظم ہند سجادہ نشین خانقاہ رضویہ دامت برکاتہم  
 العالیہ میر علی شریف کی تصدیق جلیل۔

(درمختل) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ۔

(۵) عالم جلیل فاضل جمیل شہزادہ آغا المناظرین شیرہ بشیرہ اہلسنت علیہ الرحمۃ والرضوانا  
 حضرت علامہ مفتی شاہ مشاہد رضا خاں صاحب قادری سجادہ نشین خانقاہ  
 حشمتیہ پبلی پھنی دام ظلم کی تصدیق جلیل  
 (درمختل) ما اجاب الجیب العلم صاحب الفاضل والفاضل ادام ظلہ المنعم حق مرعج

بلا رتیاب و من قیل غلہ اجر و ثواب و من خالف فلہ العذاب الفیقہ الی بہ القدر  
**محمد شاہد رضا خاں** الحشمی غفرلہ ربہ الغفور البصیر در یکشنبہ ۲۰ ما فخر

ربیع الآخر شریف ۱۲۱۵ھ نزیل بدایوں  
 (۶) حضرت محدث کبیر فاضل جلیل مناظر وقت علامہ مولانا مفتی **ضیاء مصطفیٰ**

صاحب قادری برکاتی شہزادہ صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ والرضوان  
 صدر المدینہ الجامعۃ الاشرافیہ مبارک پور زید مجدہم کی تصدیق لیتے۔

و ستخط) الجواب صحیح **ضیاء المصطفیٰ** قادری مفتی عنہ خادم دارالعلوم اشرافیہ  
 مبارک پور دارو حال بدایوں

(۷) حضرت حافی سنت احی بدعت مبلغ دین متین بادشاہ قلم علامہ مولانا  
 مولوی مفتی **غلام محمد خاں** صاحب قادری رضوی سہروردت دارالعلوم امجدیہ  
 گانچہ کھیت زید مجدہم الشامی ناگپوری کی تصدیق۔

(و ستخط) الجواب صحیح **غلام محمد خاں** غفرلہ خادم دارالعلوم امجدیہ ناگپور نزیل بدایوں

(۸) حضرت علامہ مقرر شعلہ بیان نواسہ صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ  
 والرضوان اعلیٰ مولانا سیوی مفتی **محمد جمیل اشرف** صاحب قادری دام ظلہ العالی کی تصدیق

(و ستخط) الجواب صحیح والجبیب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم فقیہ **محمد جمیل اشرف**  
 رضوی اعلیٰ دارالعلوم امجدیہ ناگپور نزیل بدایوں شریف۔

(۹) عالم بے بدل واعظ خوش بیان محدث و فقیہ حضرت علامہ مفتی **شاہ جلال**

**الدین احمد** صاحب قادری امجدی صدر المدینہ دارالعلوم فیض الرسول۔  
 براؤن شریف کی تصدیق۔

و ستخط) الجواب انی اصدق ذالک **جلال الدین احمد** نجدی خادم  
 دارالافتاء فیض الرسول سواکن شریف

۱۰) ناصح اصلاح اعمال فقیر صفت حضرت علامہ شاہ محمد لطف اللہ صاحب  
قدوری برکاتی خطیب جامع مسجد متھرا کی تصدیق۔

الجواب: صواب الفقیر محمد لطف اللہ خادم دارالافتاء وخطیب جامع مسجد  
متھرا نزہت مارہرہ مطہرہ ایٹھ

۱۱) ناصح قوم ملت سلطان المناظرین حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین صاحب  
قدوری اطال اللہ عمرہ سنہ ۱۳۱۱ھ کی تصدیق بطیف

الجواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا اور اس کی طرفداری کرنے والا  
یہی توہین کہ توہین نہ سمجھنے والا اور کت لسان کرنے والا سب شرعی مجرم و بیدین  
وگمراہ ہیں اصول اسلام سے دور ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو ہدایت دے ایسے شخص کے  
پیچھے غلطی ادا کرنا بیعت ہونا ہرگز درست نہیں۔ جو بیعت ہو چکے ہیں وہ کسی  
دوسرے خوش عقیدہ بزرگ سے بیعت ہو جائیں۔

(دستخط) کتبہ محمد حسین قادری غفرلہ (سنہ ۱۳۱۱ھ مراد آبادی)

۱۲) مقرر پے بدل عالم وفاضل حضرت والا علامہ سید محمد اشرف کلیم

اشرفی سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ جاس رائے بریلی کی تصدیق

(دستخط) صحیح الجواب: الجب مصیب مشاب سید محمد اشرف کلیم اشرفی الجیلانی  
آستانہ اشرفیہ جاس رائے بریلی۔

۱۳) فاضل نوجوان واعظ شیریں بیان حضرت مولانا علامہ شاہ سید محمد

اجمل حسین اشرفی الجیلانی و ام فیوضہم العالیہ کچھوچھو شریف کی تصدیق۔

(دستخط) فقیر سید محمد اجمل حسین اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ کچھوچھو

۱۴) حضرت شیخ الحدیث جامع معقول منقول علامہ مولانا مولوی مفتی غلام

مجتبی صاحب اشرفی زید مجدد ہم صدر المدین جامعہ اشرفیہ درگاہ کچھوچھو مقدسہ کلندری شرفی



الجواب۔ اللهم ہدایت الحق والصواب اکابر فرقتہ ذہابیمہ و دیوبندیہ مولوی اشرف علی  
تھانوی و مولوی خلیل احمد (بیچھوی) اپنے اقوال کفریہ صریحہ کی بنا پر بلاشبہ کافر مرتد  
ہیں۔ انکی کفری عبارتوں پر اطلاع کے بعد انکو کافر مرتد نہ جاننے والے یا انکی تکفیر  
سے کف لسان کرنے والے پر بھی وہی حکم ہے جو ان اکابر دیوبندیہ پر ہے۔

صدق و سوال مولوی خلیل احمد صاحب مذکورہ پر کفر ارتداد کے ہی حکم جاری ہوں گے  
مسلمانوں کا ان سے میل جول حرام و اشد حرام اور بیعت و ارادت باطل محض و اللہ  
بادی الی سبیل الرشاد و ہو تعالیٰ اعلم و علمہ وانتم و احکم

غلام مجتہد اشرفی غفرلہ شیخ الحدیث جامع اشرف زرگاہ کچھوچھ شریف فیض آباد

(۱۶) قائد ملت نبیرہ اعلیٰ حضرت مفکر قوم حضرت علامہ مولانا شاہ محمد ریحان  
رضاخاں صاحب رحمانی قادری رضوی ایڈیٹر ماہنامہ اعلیٰ حضرت و صدر مرکزی  
تنظیم آل انڈیا سنی جمیعتہ العوام و مہتمم جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام ندید مجدم

محلہ سوداگراں بریلی شریف کی تصدیق

(دستخط الجواب صحیح محمد ریحان رضا خاں رحمانی غفرلہ)

۱۷) صحیح الجواب بعون الملک الوہاب محمد منصور رضوی امجدی بھیبی غفرلہ

خادم الطلیبہ دارالعلوم امجدیہ۔ امجدی روڈ ناگپور نمبر ۱۵ نزیل بدایوں شریف

(۱۸) الجواب صحیح محمد شریف خاں اشرفی رضوی خادم دارالعلوم امجدیہ ناگپور۔

نزیل بدایوں شریف۔

(۱۹) الجواب صحیح احقر خورشید احمد رضوی غفرلہ ناگپور نزیل بدایوں۔

(۲۰) الجواب صحیح الاحقر غلام مصطفیٰ خاں رضوی امجدی مدرس دارالعلوم

امجدیہ ناگپور

الجواب ذاک کذاک اتی تصدق لذاک تاضی عمیرہ رحیم بستوی غفرلہ القوی

خادم دار افتخار منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف  
(۲۱) حضرت علامہ مولانا مولوی **تحسین رضا خان** صاحب قلم فطالہ العالی

صدر مدرسہ سہمی دارالعلوم منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف کی تصدیق  
و توثیق ذالک کذا لک **تحسین رضا** غفرلہ بریلی شریف

(۲۲) الجواب ہوا جواب **نقطہ سید محمد عارف** ہوا تعالیٰ اعلم مدرس دارالعلوم  
منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

(۲۳) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم بہا **راہ مصطفیٰ قادری** دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف  
(۲۴) الجواب صحیح **منظر حسین** لقمہ خود سنبھلی مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی

(۲۵) الجواب صحیح **بلال احمد نوری** بہاری پورہ مولوی خادم دارالعلوم شعبہ  
حدیث منظر اسلام بریلی شریف

(۲۶) الجواب صحیح **والجیب محقق محمد نعیم اللہ خاں** نائب صدر مدرس جامعہ  
رضویہ منظر اسلام سوداگران بریلی

(۲۷) الجواب حق واللہ تعالیٰ اعلم **محمد صالح** مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف  
(۲۸) الجواب صحیح **والجیب مصیب محمد فاروق** مدرس دارالعلوم اہلسنت

منظر اسلام بریلی شریف  
(۲۹) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم **محمد ناظم** قادری بارہ بنکادی خادم دارالافتاء منظر اسلام  
محلہ سوداگران بریلی شریف

(۳۰) الجواب صحیح **محمد بشیر الدین** دینان پوری مدرس مدرسہ منظر اسلام محلہ  
سوداگران بریلی شریف

(۳۱) الجواب صحیح **خلافہ باطل قبیح** وخالقہ **فخزول فیض** **محمد لفظ الدین**  
رضوی خادم افتخار بابی معتمدہ الاشرفیہ مبارک پور ۱۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۸۵ھ یوم الثلثاء

- (۳۶) الجواب صحیح محمد نصیر الدین الجامعۃ الاشرافیہ مبارک پور
- (۳۷) " " محمد حسین انصاری عظمیٰ الجامعۃ الاشرافیہ مبارک پور اعظم گڑھ
- (۳۸) " " افتخار احمد قادری الجامعۃ الاشرافیہ
- (۳۹) " " عبداللہ خاں اعظمی خادم اشرافیہ
- (۴۰) " " الجلیب مصیب محمد احمد اعظمی صدر مدرس فیض الاسلام محمد آباد اعظم گڑھ
- (۴۱) " " الجواب صحیح محمد ادریس فیض الاسلام
- (۴۲) " " غلام احمد غفرلہ مبارک پور اعظم گڑھ
- (۴۳) " " صحیح الجواب محمد صدیق عالم صدیقی غفرلہ مبارک پور اعظم گڑھ
- (۴۴) " " الجواب صحیح کفتاب احمد عفی عنہ خادم مدرسہ عربیہ فیض العلوم اعظم گڑھ
- (۴۵) " " محمد نعمان قادری یکم جمادی الآخر
- (۴۶) " " الجواب صحیح والجلیب مصیب مشاب دہر تعالیٰ علم شہسوار حسن عفی عنہ خادم الجامعۃ الاسلامیہ روتاہی فیض آباد۔
- (۴۷) " " قد صح الجواب شا کر علی قادری۔ روتاہی فیض آباد یکم جمادی الآخر ۱۳۰۱ھ
- (۴۸) " " الجواب صحیح وصی احمد الجامعۃ الاسلامیہ روتاہی فیض آباد یکم جمادی الآخر ۱۳۰۱ھ
- (۴۹) " " الجواب صحیح لقا باب من اجاب۔ محمد اسلم مصباحی غفرلہ خادم جامعۃ الاسلام روتاہی فیض آباد یکم جمادی الآخر ۱۳۰۱ھ
- (۵۰) " " الجواب صحیح منصور احمد عفی عنہ خادم مدرسۃ حق الاسلام قصبہ لال گنج بستی
- (۵۱) " " علی احمد بسمل غنیزی صدر مدرس دارالعلوم احمدیہ محلک الاسلام
- (۵۲) " " محمد نظر الحق مدرس مدرسہ عربیہ فیض العلوم اہلسنت قادریہ
- (۵۳) " " رضویہ بجاول پور بستی۔
- (۵۴) " " الجواب صحیح محمد حبیب الرحمن رضوی دارالعلوم اہلسنت مدرس الاسلام بستی

(۵۱) الجواب صحیح محمد وارث جمال قادری دارالعلوم الہیہ سنت مدرسہ اسلامیہ

(۵۲) الفقیر ظہیر احمد غفرلہ تلمیذ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ استاذ

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۵۳) الجواب صحیح محمد سعید احسن قادری ایڈیٹر جامع تعلیمات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۵۴) حضرت علامہ مولانا سوزی مفتی محمد ایوب صاحب نعیمی مدظلہ العالی

مراد آبادی کی تصدیق۔

(درستخط) نہال الحق واطحق ان یتبع فقیر محمد ایوب نعیمی غفرلہ خادم دارالافتاء جامعہ نعیمیہ مراد آباد

(۵۵) الجواب صحیح محمد یامین اشرفی مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد

محمد سیف الاسلام

(۵۶) نعم الجواب والحبیب محمد طریق الدننہ نعیمی المرشدی الاخادم فی جامعۃ نعیمیہ مراد آباد

(۵۸) الجواب صحیح محمد خلیل الرحمن رضوی خادم جامعہ نعیمیہ بازار دیوان مراد آباد

(۵۹) العبد محمد ہاشم غفرلہ

(۶۰) ممتاز احمد نعیمی غفرلہ

(۶۱) چیراغ عالم عفی عنہ خادم مدرسہ الہیہ اہل العلوم (سنجھل ضلع مراد آباد)

(۶۲) صحیح الجواب والحبیب مشاب محمد اختصاص الدین اجملی ناظم اعلیٰ مرکزی

مدرسہ الہیہ اہل العلوم سنجھل مراد آباد ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۱ھ

(۶۳) الجواب صحیح محمد حنیف خاں رضوی خادم دارالعلوم گلشن بنگلہ دارم پور

(۶۴) الجواب صحیح محمد نور الدین نظامی پرنسپل مدرسہ عالیہ دارم پور

(۶۵) فقیر قاری غلام محی الدین خاں ناظم مدرسہ اشاعت الحق ہلدوانی

(۶۶) الجواب صحیح النور علی عفی عنہ سیتا پوری

(۶۷) فقیر نعیم احمد خاں نورانی مدرسہ دارم پور پیلہ کلاں ضلع کیرتی

(۹۸) الجواب صحیح فقیر احمد مشہور رضا خاں رضوی جہنمی غفرلہ پہلی بھیت

(۹۹) " " والجبیب صحیح صغیر احمد رضوی جو کہن پوری خادم دارالعلوم غوثیہ

قصبہ نیوریا ضلع پیل بھیت

(۱۰۰) مفکر اسلام حضرت علامہ مبلغ دین سنت قمر الزماں خاں اعظمی مدظلہ کی

تصدیق۔ (در تخط الجواب صحیح قمر الزماں اعظمی سکر پٹری جنرل ورلڈ اسلاک مشن

فرانی ڈے ایونیورسٹی جیمس ٹاون پانچ ماہ ۸۸ انگلینڈ)

(۱۰۱) الجواب صحیح محمد قمر الدین محمدیہ (دیوریہ)

(۱۰۲) " " والجبیب صحیح محمد اسلم بستوی خادم دارالعلوم بلرام پور

(۱۰۳) فاضل فنون مقرر شعبہ بیان علامہ مولانا حسن رضا خاں صاحب

رضوی اعظمی زبیر مجاہدہم کی تصدیق۔

(۱۰۴) الجواب اسلم و احکم حسن رضا پٹنہ بہار۔

(۱۰۵) الجواب صحیح سید رسن الدین غفرلہ ہتتم ادارہ شریعیہ بہار

(۱۰۶) الجواب صحیح نصیب الدین قادری خطیب جامع مسجد جھریا۔

ضلع دھنیاد بہار

(۱۰۷) الجواب صحیح محمد شمیم عالم مصباحی مدرسہ سراج العلوم معراج گرنج۔

اوڑنگ آباد بہار

(۱۰۸) الجواب صحیح رحمت علی قادری مدرسہ شمسیدہ نعیمیہ انوار العلوم ضلع شیون بہار

(۱۰۹) " " سید منظر امام حسن خادم الاقارہ دارالعلوم یتیم خانہ اسلامیہ فیروزہ

سیلون بہار۔

(۱۱۰) الجواب صحیح سید محمد قیام الدین حسن قادری مدرسہ مدرسہ عربیہ

فیروزہ بیروا ضلع سیلون بہار۔





(۱۱۳) الجواب صحیح محمد یونس فیضی خادم سراج العلوم نہال گڑھ سلطان پور

(۱۱۵) الجواب صحیح محمد ابو بکر نعیمی مدرسہ سراج العلوم لطیفیہ نہال گڑھ سلطان پور

(۱۱۶) الجواب صحیح ضامن علی خاں مدرسہ سراج العلوم لطیفیہ نہال گڑھ سلطان پور

(۱۱۷) " قمر الدین عزیز می القادری خادم سراج العلوم لطیفیہ نہال گڑھ "

(۱۱۸) " محمد شبیر احمد خادم جامعہ عربیہ سلطان پور "

(۱۱۹) " غلام ربانی سنی عنہ صدر مدرس دارالعلوم حمیدیہ شاہی ضلع بستی

(۱۲۰) قدصاب من اجاب محمد عالم نوری رضوی ستیا طرھی بہار

(۱۲۱) الجواب صحیح سید محمد اشتیاق عالم غفر الخاقہ شہبازیہ پھلوار شریف

(۱۲۲) " عطار الرحمن رکیان گلشن آبادی ناظم اعلیٰ دارالعلوم گلشن مدینہ

کھیتہ پنج ضلع گیترا (گجرات)

(۱۲۳) اصحاب من اجاب محمد یوسف حمیدی نقشبندی ابوالعالی پچھم دروازہ

پٹنہ سٹی۔

(۱۲۴) الجواب صحیح سید اشفاق احمد القادری خادم مدرسہ مصطفائی السنت

والجماعت سنگردلی کوروی ضلع سیدھی ایم پی

(۱۲۵) الجواب صحیح مولانا ظہیر الحسن ماری صدر مدرس جامعہ قادریہ محلہ کریم گنج

پورن پور پٹی بھیت المتوطن قصبہ جلال پور جوار کچھوچھو شریف ضلع فیض آباد

(۱۲۶) الجواب صحیح و حقیق بالقبول عبدالاحقر آفاق احمد غفر فرخ آبادی

درس مدرسہ جامعہ اشرف کچھوچھو شریف فیض آباد۔

(۱۲۷) الجواب صحیح محمد کلیم انور حشمتی غفر فرخ آبادی

(۱۲۸) " محمد انیس الرحمن حشمتی غفر فرخ آبادی

(۱۲۹) حضرت والا علامہ وقت حامی سنت جبل استقامت مولانا مولوی منی محمد علی



جناب حبیبی زید مجدد ہم الہ آبادی کا فتویٰ شرعی

۴۶۶ کتاب حفظ الایمان کا کفر بسط البنان سے نہیں اٹھایا مولوی خلیل احمد بھنوری  
 ثم بدیونی کفریہ تطبیعہ حفظ الایمان کو جان کر انکار کرنا اسے کفر نہ ماننے پر خود کا فرہو سے  
 دستخط انعم الجواب جند التحقیق محمد علی جناب حبیبی غفرلہ باب مفتی

جامعہ حبیبیہ الہ آباد

(۱۳۰) من اجاب قداصاب کتیبہ سید مقبول حسین حبیبی غفرلہ مفتی و خطیب  
 جامع مسجد الہ آباد۔

(۱۳۱) الجیب مصیب محمد صدر الحق حبیبی قادری صدر مدرسین مدرسہ النور العلوم الہ آباد  
 ۱۳۲۲ عالم و فاضل علامہ حضرت مولانا مولوی مفتی عاشق الرحمن صاحب

حبیبی زاد کر کم الہ آبادی کا فتویٰ شرعی

۴۶۶ کفریہ تطبیعہ مطبوعہ حفظ الایمان نہ بسط البنان سے اٹھایا نہ بغیر العنوان  
 ۹۳

سے کفریات مطبوعہ صحیحہ بر الناس و براہین قاطعہ بھی اپنی اپنی جگہ اسی طرح سے ثابت  
 ہیں۔ مولوی خلیل احمد بھنوری ثم بدیونی کو سب بتایا گیا ہے سب سمجھایا گیا ہے اور

راقم الحروف نے بھی خود باتیں کہیں ہیں وہ ہرٹ و دھرمی پر اتر آئے اور اب حد سے

گزر گئے۔ کفریات تطبیعہ مطبوعہ مذکورہ کو کفر نہ ماننے کی بنا پر خود ان کے کفر میں

شک نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم راقم البعد عاشق الرحمن حبیبی غفرلہ

صدر المدرسین جامعہ حبیبیہ الہ آباد ۲۹ جمادی الآخر ۱۴۰۱ھ

(۱۳۳) حضرت علامہ فاضل علوم مشرقیہ خطیب ملت مولانا مشتاق احمد صاحب

نظامی ایڈیٹر بائناہہ پاسبان الہ آباد کی تصدیق۔

دستخط الجواب صحیح مشتاق نظامی الہ آباد

(۱۳۴) لقد اصاب الجیب شفیق احمد شریفی خادم دار الانتاء دار العلوم

غریب نواز الہ آباد

- (۱۳۵) الجواب صحیح محمد شمس الدین مدرس دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۳۶) " مشتاق احمد نوری رضوی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۳۷) " " فقیر محمد صلاح الدین جیلپی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۳۸) الجواب صحیح محمد یونس جیلپی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۳۹) " " احمد حسین رضوی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۴۰) الجواب صحیح محمد نظام الدین غفری دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۴۱) " " محمد قیام الدین مدرس دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۴۲) الجواب صحیح فقیر افتخار احمد نوری دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۴۳) " " غلام الدین خاں الہ آباد
- (۱۴۴) الجواب صحیح محمد ابرار جیلپی غفری الہ آباد
- (۱۴۵) " " عبد الحکیم جیلپی غفری الہ آباد
- (۱۴۶) الجواب صحیح محمد میکائیل ضیائی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۴۷) " " محمد حسین رضوی غفری دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۴۸) الجواب صحیح غلام مصطفیٰ غفری مدرس
- (۱۴۹) " " فیضان احمد رضوی مظفر پوری پھل پوری دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۵۰) القول ما قال الجیب فضل رسول غفری مظفر پوری دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
- (۱۵۱) الجواب اسلم و حکم محمد اسلم رضوی خادم دارالافتاء جامعہ قادریہ مقصدیہ مظفر پوری
- اور فی مظفر پور بہار نزیل غریب نواز الہ آباد
- (۱۵۲) الجواب صحیح سراج احمد جیلپی بہتم سراج العلوم اخباری تحصیل کراچی الہ آباد
- (۱۵۳) " " حکیم عزیز احمد جیلپی ابوالعلانی سجادہ نشین خانقاہ حلیمیہ ابوالعلانی الہ آباد
- (۱۵۴) الجواب صحیح سید رشید بیگم قادری ابوالعلانی

(۱۵۵) الجواب صحیح محمد خادم رسول قادری حبیبی مدرسہ دارالعلوم الہ آباد

خلیل احمد بخاری جوانی سے بڑھاپے تک بہت متصلب سنی تھے وہابیوں کی تکفیر کے

قائل تھے اب زیادہ بڑھاپے اور دنیا داری اور گمراہی کے سبب وہابیوں کی تکفیر سے کفر مان  
کتاب بنیاد بات کر رہے اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

(۱۵۶) الجواب صحیح دائرۃ تعالیٰ عالم محمد اعظم غفرلہ خادم رضوی دارالافتاء بریلی

(۱۵۷) الجواب صحیح دائرۃ تعالیٰ عالم محمد حسین الدین رضوی غفرلہ دارالافتاء بریلی

(۱۵۸) الجواب صحیح والی مہینہ شباب محمد معین الدین غفری خادم دارالافتاء سوداگان  
(۱۵۹) الجواب صحیح "عبدالخالق نوری رضوی مدرس دارالعلوم منظر اسلام محلہ سوداگان بریلی شریف

(۱۶۰) الجواب صحیح محمد حسن اکرمی صاحب کادھکیا دی مراد آباد

(۱۶۱) الجواب صحیح حکیم محمد احمد قادری خاں احمد پورہ سہارن پور دیوبند۔

(۱۶۲) الجواب صحیح دائرۃ تعالیٰ عالم بالہ صواب محمد رفیق قادری رضوی عفا اللہ عنہ خطیب  
مجدرام نگر ضلع نبی تال

(۱۶۳) الجواب صحیح محمد حلیف خاں قادری گورکھ پوری

(۱۶۴) الجواب صحیح محمد سلطان اشرف رضوی اجملی خادم جامعہ قادریہ نور العلوم  
بھٹنری ضلع بریلی شریف

(۱۶۵) الجواب صحیح ند اصحاب من اجاب مختار احمد بیڑوی صدر المدرسین دارالعلوم  
بامع رضویہ کبیری ضلع رام پور

(۱۶۶) الجواب صحیح رفیع الدین رضوی فرید پور کی ضلع بریلی۔

(۱۶۷) الجواب صحیح محمد عطار الرحمن نوری رضوی صدر المدرسین مدرسہ محمد  
رضویہ الحسنیہ جماعت دہونہ ضلع بریلی

(۱۶۸) الجواب صحیح سید اسرار الحق سجاولہ نشین خاںقاہ نیم جگ بہار

(۱۶۹) الجواب صحیح سید الغفور رضوی غفرلہ سینا مدھی بہار شریف

(۱۷۰) الجواب صحیح "اختر محمد عثمان رشیدی پورنوی بہار

(۱۷۱) الجواب صحیح "محمد فضیلت حسین رضوی عفر لہ پورنوی بہار

(۱۷۲) الجواب صحیح "محمد زین الحق قادری رضوی دینا چوری بنظاں

(۱۷۳) الجواب صحیح "عبد الرزاق لوزی رضوی عفر لہ پورنوی بہار

(۱۷۴) الجواب صحیح "فیتر تنظیم احمد رضوی مدرس مدرسہ غوثیہ نینور پارچہ ضلع سیاح پٹی بھیت

۷۸۴ جہار الحق دزھقی الباطل ان باطل کمان زھوقا

(۱۷۵) دستخط الجواب صحیح "فیتر عبد المصطفیٰ محمد الوار رضا قادری برکاتی

رضوی اعظمی عنہ ابن علامہ ابوالطاهر محمد طیب صاحب

قادری برکاتی علیہ الرحمۃ درالرضوان سجادہ شین آستانہ

عالیہ طبییہ جاوہرہ رتلام ایم۔ پی۔

(۱۷۶) حضرت علامہ وقت فاضل اجل سعید العلماء مولانا مولوی مفتی

محمد سعید احمد صاحب قادری رضوی زید مجدہم الشامی حیدرآبادی

پاکستانی کی تصدیق و دستخط۔ الجواب صحیح "والحمید مصیب محمد سعید احمد قادری

خادم دارالعلوم غوثیہ رضویہ سعیدیہ بکر اسٹڈی حیدرآباد پاکستان

(۱۷۷) ۷۸۴/۹۲ ہندہ ناچیز جناب لندن انگلینڈ سے واپس آیا تو مذکورہ فتویٰ مشتعل پر

کفر سولوی خلیل احمد بجنوری ثم بدیونی نظر نواز ہوا اور ہندوستان و پاکستان کے

بیشتر علماء اہلسنت کی تصدیقات جلیبہ سے دل باغ باغ ہوا واقعی علمائے اہلسنت

کا یہ عظیم الشان دینی تجدیدی کارنامہ امت مسلمہ مرحومہ کیلئے ابررحمت ہے اور

احسان کریم ہے کہ خلیل احمد بجنوری مذکور کی خباثوں ملعون خرسروں و تقریروں

اور لغو باتوں کا پردہ تارتار کر کے دنیا کے سیدھے سادھے اور بھولے بھالے مسلمانوں

کو ضلالت دگر ای سے بچا کر راہ ہدایت عطا فرمائی اور انکے قلوب کو روشن و منور

بنا کر عشق رسول کا گہوارہ بنا دیا نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب  
 قادری برکاتی فاضل بریلوی قدس سرہ السریز القوی نے عشق رسول میں ڈوب کر چودھویں  
 صدی ہجری میں مبارک دینی تجدیدی کارنامہ بنام المعتمد المستند وحسام الحرمین  
 وغیرہا تصانیف کثیرہ قدس پیش فرما کر عالم اسلام کے قلوب کو نئی عشق مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والرحمۃ  
 والثناء سے گرمادیا۔ اسی مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے تحت علماء اہلسنت نے  
 پندرہویں صدی ہجری کے آغاز پر اہم مذکورہ دینی تجدیدی کارنامہ سے واقف اور روح  
 اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کو خراج تحسین پیش کیا اور گلستان برکاتیت درصوبیت میں  
 ایک اور گلدستے کا اضافہ فرمادیا اور یہ ثابت کر دیا۔

As Lord Burnard Shaw says in his book,  
 The best religion of the world is Islam,  
 and the best followers of the world  
 are Musalman.

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا  
 دم میں جب تک دم ہے ذکر اگاسنائے جائیگے  
 آئین حوال سرداں حق گوئی و بیباکی۔۔۔ اللہ کے شیر دل کو آتی نہیں روہا ہی  
 الجواب المذکور حق و صواب و مخالفہ فضیح و خراب و الملوکی و تعالیٰ اعلم  
 بالصواب۔

خادم العلماء ابنہ لکانا جینز

عبدالرحمن ازہری القادری مہسوانی بدایونی

سیکرٹری آف ایجوکیشن گریجویٹ اسلامک سنٹر

لندن ایس۔ ای۔ ۱۸ انگلینڈ

فاضل نوجوان واعظ شریں بیان حضرت مولانا مفتی مظفر احمد صاحب قادری  
برکاتی زید مجدہم و طوطی ہند صدر الخیر تنظیم اہل سنت و اتالیج ضلع بدایوں کی تصدیق  
دستخط الجواب صحیح والحبیب نجیح" اور اہل عالم بالاصواب کتبہ فقیر مظفر احمد غفرلہ  
مہتمم جامعہ مظفریہ برکات العلوم و اتالیج من مضافات بدایوں نزلین نزل بدایوں  
۳۰ ربیع الآخر ۱۳۱۰ھ زر زیکشتہ۔

(۱۷۹) الجواب صحیح والحبیب نجیح "و خلا و باطل بالہ تعالیٰ رسولہ اعلم حل و علا وصل  
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقیر اسید الرضا محمد مظفر علی قادری برکاتی رضوی محبوی  
سہسوانی غفرلہ ۳۰ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۰ھ من مضافات بدایوں نزل بدایوں  
(۱۸۰) الجواب صحیح والحبیب نجیح "و حالفہ خدیثہ واللہ تعالیٰ اعلم بالاصواب  
فقیر محمد مظفر حسن قادری برکاتی غفرلہ فارغ التحصیل جامعہ رضویہ  
مرکزی دارالعلوم اہلسنت مظفر اسلام محلہ سوداگران برٹلی شریف  
مہتمم مدرسہ قاسمیہ برکاتی محلہ ناگران بدایوں۔ یو۔ جی۔ ۳۰ ربیع الآخر ۱۳۱۰ھ زر زیکشتہ

ضروری گزارش :- جن حضرات علماء اہلسنت کی تصدیقات ابھی  
آنا رہ گئی ہیں جس وقت شری فیڈ انک پہنچے فوراً اپنی تصدیقات سے پہلے نوازیں  
تاکہ ہم آپ کی مزید تصدیقات اور مزید علماء پاکستان کی تصدیقات جو  
آنے والی ہیں وہ سب دوسرے ایڈیشن میں شامل فرما کر شائع کر دیں گے  
والسلام

حمد ہزم قاسمی برکاتی مسجد جعفری بدایوں

# تعارف امام احمد رضا فاضل دیوبند کی سسرہ الغریبہ

سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین ملت مولانا مولوی مفتی علامہ  
شاہ حافظ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز کی ذات گرامی کسی تعارف کی  
محتاج نہیں اور اس قدر بلند پایہ شخصیت کا تعارف کرانا کوئی آسان کام نہیں تعارف  
کرانا فی الحقیقت اس شخص کا کام ہے جو آپ کی فقہی تحقیقات اور خدمات دین پر عمل  
بصیرت رکھنا ہو۔ ہم جیسے بچ لوگوں کا یہ کام نہیں کہ اعلیٰ حضرت کے بارے  
میں کچھ سپرد قلم کر سکیں مگر بہت سے احباب اہلسنت کے اصرار نے کچھ تفریض  
قلم کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ جس کی بنا پر چند سطور زینت کتاب کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا خاں عالم اسلام کی اس عظیم ترس شہرہ آفاق اسلامی شخصیت  
کا نام ہے۔ جو علم و ادب کی نکتہ شناس فکر و آگہی کی طاہر بلند پرواز ارباب فضل  
کمال کی آبرو و بزم عشق عرفان کی سند نشین ہے جس کی پوری زندگی خدمت  
دین اور خیر خواہی مسلمانوں کے لئے وقف رہی جس نے اپنا زبان و قلم سے تحقیقات کے  
وہ آبدار گوسر لٹائے جو رتھی دنیا تک اپنی درخشندگی و تابندگی کی وجہ سے جگمگاتے اور  
جھلملاتے رہینگے جس نے ۱۲۸۸ھ سے ۱۳۵۰ھ تک مسلسل قلمی جہاد کافر ضیہ انجام دیا  
جہاں جس فتنے سے لڑا تھا یا سیدنا اعلیٰ حضرت اس کے رو بہ رو سینہ سپر ہوئے۔

میدان قلم میں وہ جولانی دکھائی کہ مبتدعین زمانہ کے اکابر آپ کے سامنے آنے سے بھترائے  
کوئی بھی مخالف آپ کی کسی تصنیف کا آج تک صحیح جواب نہ لکھ سکا۔ بلکہ ایک موالہ  
تک کو غلط ثابت نہیں کر سکا۔ جس نے اپنی ۶۵ سالہ زندگی میں تقریباً ۵۶۵ علوم

دُخون پر مشتمل ایک ہزار سے متجاوز کتب و رسائل تصنیف فرمائیں عشق و ایمان سے  
 بھر پور ترجمہ قرآن دیا جو آج دنیا کے ہر گوشے گوشے میں موجود ہے۔ بارہ ہزار صفحات  
 پر مشتمل فقہی مسائل کا خزانہ فتویٰ رضویہ کی شکل میں عطا کیا فقہ کی مشہور کتاب  
 درر مختار پر پانچ جلدوں میں جدا المختار کے نام سے شرح لکھی تفسیر۔ حدیث،  
 اصول حدیث، اسما و رجال، اصول فقہ، کلام اور تصوف کی ڈیڑھ سو کے قریب  
 ضخیم کتابوں پر حواسی لکھے حالانکہ انہی کتابوں پر آج تک کوئی پوری جامعیت  
 بھی حواشی نہیں لکھی۔ کسی نے سچ کہا ہے اگر امام رازی ہوتے تو اعلیٰ حضرت  
 کو آفریں کہتے امام غزالی ہوتے تو وجد کرتے ابن عربی ہوتے تو دعائیں دیتے  
 امام اعظم ہوتے تو مرجعاً کہتے اور اگر سید طاہری اور ابن عابدین شاہی ہوتے تو  
 تلمذ کی آرزو کرتے۔

اے صبح سعادت زحمیں تو ہویدا زندہ باذائے امام احمد رضا زندہ باد

لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ایسے فقہ جلیل عاشق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر  
 عمل کریں اور انکے پاکیزہ دامن سے وابستہ رہیں انکے مسلک متفردہ سے علیحدہ نہ ہوں  
 اسی میں فلاح و نجات ہے مولائے کریم اپنے حبیب رؤف الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ  
 و التسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے ہم سب مسلمانان اہلسنت کو ہمت و توانائی عطا فرما کر  
 دلوں میں نرطپ عزائم میں تختگی دین مثلن کی خدمت اور شریعت مظہرہ کی سچی اتباع  
 کی توفیق بخشے آمین جہاں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلیم تیسرا کثیر اکثر۔

خادم سنیہ فقیر محمد مظہر حسن قادری برکاتی ہالیونی

اراکین بزم قاسمی برکاتی مسجد جعفری عقب ٹھنڈے ٹھنڈے ٹھنڈے یوں شریف۔



## تشکر و امتنان

احباب  
 ہم اہلسنت ان تمام حضرات علمائے اعلام و مشائخ عظام غلامانِ خیر الایمان نام  
 کادل کی عمیق ترین گہرائیوں سے شکر یہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہماری اس کاوش ایمانی  
 و حقانی میں بے دریغ حصہ لیکر اور اپنی تصدیقات جلیلہ سے نواز کر حوصلہ افزائی فرمائی  
 بالخصوص مجاہد اہلسنت حضرت غلامِ مفتی غلام محمد خاں رضوی ناگپوری قابل ذکر ہیں  
 جن کی سعی تبلیغ سے مولوی خلیل احمد بخوری کا نایاب چہرہ بے نقاب کیا اور حق صدراقت کی  
 شمع ہم تمام مسلمانوں کے دلوں میں روشن فرما کر احسانِ عظیم فرمایا۔ خدائے بزرگ  
 برتر سے دعا ہے کہ ایسے محبوب مولا سے تاجدار سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ  
 میں ان مقدس مشائخ عظام و علمائے کرام خصوصاً تاجدار اہلسنت حضورِ مفتی اعظم ہند  
 دامت برکاتہم الفزسیہ کا سایہ عاطفت ہم تمام مسلمانانِ عالم کے سردوں پر نادر قائم  
 و دائم رکھے اور حضورِ مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما کر نادر  
 سلامت رکھے۔ آمین یا رب العالمین لطیف سید المرسلین رحمۃ اللعالمین و  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وبارک وسلم۔

شریعین

جملہ احباب اہلسنت بدلوں

# انتہیاء

یہ خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ آپکو در ناداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حفاظت سنت کی خاطر ہر دشمن خدا اور رسول باخیزان اولیاء اللہ سے نفرت و تیراری رکھتا ہے اور ہر اس جماعت کا جو شانم رسول ہو جیسے دیوبند بیت قاد یا نیت تبلیغی جماعت سودودی جماعت یا ان جلسی اور دوسری جماعتیں جو منافقانہ کردار ادا کرتی ہوں۔ ڈال کر کے بل بوتے پر زندہ رہ کر مسلمانوں میں نفرتی پیدا کر رہی ہیں۔ رو کرنا ہے اگر آپ چاہتے ہوں کہ خدا اور رسول کی رضا حاصل ہو تو ہر قربانی کے لئے تیار رہیجئے۔ اگر آپنے الیاء اولیاء کو کوئی گوشہ نرم اختیار کر کے جگہ دکھا لو انتہائی آخطرناک ثابت ہوگا جو اسلام و سنت کے لئے زہر قاتل بن سکتا ہے اس لئے اسے در ناداران رسول ہوشیار خبردار

خدا م بزم قاسمی برکاتی برائیوں شریف

## مشہورہ

ہر سنی کو انتہائی خلوص کے ساتھ ہمارا استدراہ ہے کہ وہ حفاظت ایمانی اور بقائے سنت کی خاطر اپنی مذہبی معلومات کو بڑھاتا ہے کیونکہ دور نازک ہے آپ اکیلے ہیں اور مخالفت میں بہتر نہیں جن کا آپکو ڈر ہے اگر مقابلہ کرنا ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی کتابوں رسالوں ڈائجسٹ استقامت کانپور اور درگاہ قادریہ دہلی شریف کی کتاب سیف الجبار خصوصاً تصانیف اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ سرلی شریف خرید فرما کر معلومات مذہبی میں اضافہ فرمائیں

مگر قبول افتد لہے عز و شرف

شریف  
ارکین بزم قاسمی برکاتی بزم رضا مصطفیٰ دہلیوں

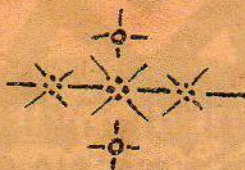
ہندوستان کی ظلمتوں میں اسلام دروہا بنیت پھیلانے والے روحانی پیشوا کی  
 داستانِ حیات۔ کتاب بنام **رشتا ہرکت اللہ**  
 تصنیف لطیف سید محمد امین قادری ماہر ہندیاب ملنے کا پتہ ادارہ انتقامت  
 ۲۸۸ زبیل بازار کانپور سے خرید فرما کر اپنے سلسلے کے بزرگ کرم روحانی کارناموں  
 سے واقفیت حاصل کریں۔ قیمت ۶ روپے۔

—: شرعی فیصلہ مننے کے پتے —

کمرٹیری بزم جناب افتخار الدین صاحب برکاتی  
 سنجہ نیوز ایجنسی محلہ سوٹھہ بدایوں

حاجی جمیل حسن ویلڈنگ والے بازار گھنٹہ گھر بدایوں۔

مولوی محمد مظہر حسن قادری محلہ ناگراں بدایوں



ماہ شوال ۱۴۰۱ھ

لفظیں برقی پریس نورد آباد